سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل،13-جولائی2021
(یوم الثلاثہ،2- ذوالحج 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 3

109

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13۔جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

1. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:	to move that leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN:	to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

110

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 29-جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

1- **شیخ علاؤالدین:** (پیش ہو چکی ہے)

معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

111

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل، 13-جولائی 2021

(یوم الثلاثہ، 2-ذوالحج 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَ
أَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

سورہ الزمر آیات 73 تا 75

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ کر کے بہشت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اِس کے پاس پہنچ جائیں گے اِس حال میں کہ اِس کے دروازے کھلے جاچکے ہوں گے تو اِس کے داروغہ اِن سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم بہت اچھے رہے اب اِس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (73) اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اِس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو اچھے عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے (74) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف و تسبیح کر رہے ہیں اور اِن میں اِنصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے (75)

وما علینا الا البلاغ o

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعتِ رسول مقبول ﷺ

اے رسولِ امین خاتم المُرسلین ﷺ تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے یہ اپنا عقیدہ بصدق و یقیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پر لائی گئی
سیدُ الاولیں سید الآخریں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قُدرت نے ایسا بنایا تجھے جُملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سِکہ رواں کل جہاں میں ہوا اِس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہے زیرِ نگیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

معزز ممبر محترمہ فرح آغا کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں کیونکہ پہلے فاتحہ خوانی کرنی ہے۔ معزز ممبر اسمبلی محترمہ فرح آغا کے بھائی کی وفات ہوئی ہے تو ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر اسمبلی محترمہ فرح آغا کے بھائی کی روح کے
ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب منان خان!

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں
بلدیاتی نمائندوں کو چارج دینے کا مطالبہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سُپریم کورٹ آف پاکستان نے پنجاب کے بلدیاتی اداروں کو تین چار ماہ پہلے بحال کیا تھا جس کا تفصیلی فیصلہ بھی چند روز پہلے آچکا ہے لیکن حکومتِ پنجاب نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو بالکل مذاق ہی بنا دیا ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہو رہا کیونکہ ان اداروں کو بحال نہیں کیا جا رہا اور بلدیاتی اداروں کے نمائندوں کو چارج نہیں دیا جا رہا تو اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب بتانا چاہیں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟

سوالات

(محکمہ ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں کیونکہ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد اس معاملے کو take up کریں گے۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ بھی تشریف رکھیں اور میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہا۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ترقی خواتین سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور اِن کے جوابات لئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 1201 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔وہ بھی تشریف فرما نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2064 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محکمہ ترقی خواتین کی منسٹر صاحبہ ہیں؟

آوازیں: جی، آئی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 2745 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمٰی کاردار کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا سوال نمبر 3066 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ان ہی کا ہے سوال نمبر 3071 بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وومن ڈویلپمنٹ کے حوالہ سے عورتوں کی فلاح و بہبود سے متعلقہ تفصیلات

*3165: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے اداروں سے عورتیں کس طرح مستفید ہو سکتیں ہیں؟

(ب) محکمہ کے اقدامات کی بدولت یکم جنوری 2019 سے آج تک (ستمبر2019) کتنی عورتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر کمارہی ہیں؟

(ج) اس ادارے کا موجودہ مالی سال کا کتنا Development کا بجٹ ہے اور کتنا پیسہ تنخواہوں کی مد میں دیا جارہا ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے زیرِ سایہ چلنے والے ورکنگ وومن ہاسٹلز اور ڈے کیئر سنٹر سے خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔

16ورکنگ وومن ہاسٹلز516 ملازمت پیشہ خواتین قیام پذیر ہیں جن کو انتہائی کم قیمت پر بہترین رہائش اور کھانے کی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔

104ڈے کیئر سنٹرز بھی مختلف اداروں میں قائم ہیں جہاں 541خواتین ملازمت کر رہی ہیں اور 5093بچے ان ڈے کیئر سنٹرز سے مستفید ہو رہے ہیں۔

محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے زیرِ سایہ وومن ہیلپ لائن 1043 چل رہی ہے جس میں پنجاب کی خواتین کسی بھی وقت کال کر کے معلومات وراہنمائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حقوق مجروح ہونے کی صورت میں شکایت بھی درج کرواسکتی ہیں اور اس طرح حکومت پنجاب کی اس سہولت سے مستفید ہو سکتی ہیں۔ پنجاب وومن ہیلپ لائن بذریعہ فون کال خواتین کو راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ ادارہ کے ساتھ فالواپ کر کے خواتین کی شکایت حل کروانے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

(ب) محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کا کام خواتین کو ملازمتیں دینا نہیں بلکہ ایسی پالیسیاں مرتب کرنا ہے جس کے ذریعے سے مختلف ملازمتوں کا حصول ممکن ہو سکے جیسا کہ Age Relaxation اور ملازمتوں میں کوٹہ 5 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دیا گیا ہے۔

محکمہ وومن ڈویلپمنٹ نہ صرف مختلف پالیسیاں واضح کرنے میں مدد کرتا ہے بلکہ ملازمت پیشہ خواتین کی مدد کے لئے Day Care Center بھی بناتا ہے تاکہ انہیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر کمانے میں آسانی مہیا ہو۔

(ج) اس ادارے کا موجودہ مالی سال 20-2019 کے لئے Development بجٹ 800 ملین روپے جبکہ Non-Development کا بجٹ 234.873 ملین روپے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے اس میں ہاسٹل میں average 32 خواتین کی آتی ہے۔ بتایا جائے کہ خواتین کی تعداد اتنی ہی ہے یا اس سے زیادہ بھی آسکتی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ کا سوال یہ ہے کہ کیا اس کی capacity اتنی ہی ہے یا اس سے زیادہ خواتین بھی accommodate ہو سکتی ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہم ورکنگ وومن ہاسٹل میں according to rooms ایک person کو ایک کمرے میں رکھتے ہیں لیکن جب تعداد زیادہ ہو جائے تو ہم دو بھی رکھ لیتے ہیں۔ جس ہاسٹل کی یہ بات کر رہی ہیں اس کو چیک کرنے کے بعد ہی بتایا جا سکتا ہے کہ وہاں پر مزید کی گنجائش ہے یا نہیں۔ ہم 50 فیصد تک لوگوں کو accommodate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! فاضل ممبر جس ہاسٹل کے بارے میں پوچھ رہی ہیں اس کے بارے میں کیا ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر مجھے بتا دیں کہ یہ کون سے ہاسٹل کی بات کر رہی ہیں ویسے ہم average کے حساب سے 50 فیصد تک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے کسی خاص ہاسٹل کے حوالے سے پوچھا ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں صرف average کا پوچھ رہی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کا جواب تو منسٹر صاحبہ دے چکی ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملازمتوں میں عورتوں کا کوٹا 15 فیصد ہے کیا اس پر کام ہو رہا ہے؟ خواتین کی نمائندگی 49 فیصد ہے تو کیا ملازمتوں میں خواتین کی نمائندگی بڑھائی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی بہن کو بتاتی چلوں کہ جب ملازمتوں میں خواتین کا کوٹا شروع ہوا تو اس وقت 5 فیصد خواتین کا کوٹا تھا اس کے بعد 10 فیصد ہوا اور اس وقت 15 فیصد ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن اور PCS کے ذریعے recruitment ہوتی ہے تو خواتین کے 15 فیصد کوٹے پر ہی عملدرآمد ہوتا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت جیسا کہ یہ پالیسی کا حصہ ہے اس کے مطابق گورنمنٹ اس پر عملدرآمد کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ طحیا نون کا ہے۔

محترمہ طحیا نون: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3599 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سابقہ سال میں خواتین کمیشن کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3599: محترمہ طحیا نون:** کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

خواتین کمیشن نے سابقہ سال میں کون سے نئے کام اور Initiatives Achieved کئے ان کی تاریخ Commencement سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیرِ انتظام پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے گزشتہ سال 2019 میں کوئی نیا پراجیکٹ شروع نہ کیا ہے جبکہ پہلے سے جاری پراجیکٹس پر کام جاری ہوا ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پنجاب جینڈر مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم GMIS (Gender Management Information System) کے تحت، صوبہ بھر سے عورتوں کی خود مختاری وحالت سے متعلق ڈیٹا اکٹھا کر کے جینڈر پیریٹی رپورٹ 2018 کی اشاعت 2019 میں کی گئی اور اس پروگرام کو کامیابی کے ساتھ مستقل بنیادوں پر چلایا جارہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت جمع کی گئی

معلومات وڈیٹا، فیصلہ وپالیسی سازی، تعلیمی تحقیق، صحافتی رپورٹس اور پنجاب اسمبلی میں قانون سازی کے امور کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر آنے والے سالوں میں خواتین کی خود مختاری وحقوق کے تحفظ کے لئے جامع لائحہ عمل مرتب کئے جارہے ہیں۔

محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیرِ انتظام پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن خواتین کی دادرسی کے لئے وومنز ہیلپ لائن 1043 کو مستقل بنیادوں پر کامیابی سے چلارہا ہے، صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کی خواتین کو گھر بیٹھے ایک فون کال کے ذریعے ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے مدد فراہم کی جارہی ہے اور حکومت کے خواتین کے لئے کئے گئے اقدامات بارے آگاہی پہنچائی جارہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کے مسائل کو حل کروانے میں حکومت کے دوسرے متعلقہ اداروں سے مل کر مدد و معاونت فراہم کی جارہی ہے۔ خواتین ہیلپ لائن کو 2019 میں کل 39,986 کالز موصول ہوئیں، جن میں 3901 کالز خواتین پر تشدد، 4429 کالز ہراسمنٹ، 7592 کالز خواتین پراپرٹی جبکہ فوجداری معاملات قتل، ریپ اور اغواء سے متعلق 7592 کالز موصول ہوئیں۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے پنجاب پولیس سے ملکر، لاہور پولیس کے 100 تفتیشی افسران (Investigation Officers) بشمول مرد و خواتین آفیشل کی Gender Sensitization ٹریننگ کروائی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2019 میں کوئی نیا پراجیکٹ شروع نہیں کیا گیا صرف continuing projects چل رہے ہیں۔ میں نے پوچھنا ہے کہ کون سے پراجیکٹس continue ہیں اور ان کی completion date کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہم نے نئے پراجیکٹس اس لئے شروع نہیں کئے کیونکہ PCSW کی چیئرپرسن صاحبہ ابھی appoint نہیں ہوئیں۔ جو پرانے پراجیکٹس چل

رہے تھے ہم نے ان کو ہی continue کیا ہوا ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں south میں پولیس آفیسرز کو ٹریننگ دی ہے اور Gender Parity Report کے اوپر بھی کام ہو رہا ہے۔ مزید 2019 اور 2020 میں Gender Parity Report مکمل ہے لیکن COVID کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سال سے بہت سارے پراجیکٹس جو ہماری پائپ لائن میں تھے ان کو روک دیا گیا تھا، اِنشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس کو مزید آگے لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال میں 2019 کی ہیلپ لائن کا ڈیٹا دیا ہوا ہے لیکن 2020 اور 2021 کا نہیں ہے کیا منسٹر صاحبہ کے پاس اس ہیلپ لائن کے figures ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر نے جب یہ سوال کیا تھا تو ہم نے اس وقت کی تاریخ کے حساب سے ہیلپ لائن کا ڈیٹا دیا تھا اگر ان کو 2020 اور 2021 کا ڈیٹا بھی چاہئے تو اس کے لئے یہ fresh question کر لیں ہم وہ بھی دے دیں گے۔ شکریہ

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا ابھی میں سوال لے رہا ہوں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پھر مجھے بعد میں موقع دیجئے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ طحیانون کا ہے۔

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3600 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خواتین کمیشن کی چیئرپرسن کی سبکدوشی اور نئی کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3600: **محترمہ طحیانون:** کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

خواتین کمیشن کی آخری چیئرپرسن اپنے فرائض سے کب سبکدوش ہوئیں کیا کوئی اور چیئرپرسن مقرر کی گئی ہے اگر ہاں تو کب؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن کی سابقہ چیئرپرسن محترمہ فوزیہ وقار 21-مئی 2019 کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئیں نوٹیفکیشن / آرڈر کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے بعد نئی چیئرپرسن کی تعیناتی کے لئے بمطابق پنجاب کمیشن ایکٹ 2014 امیدواران کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ حسبِ قانون میرٹ پر پنجاب کمیشن کی چیئرپرسن کی تعیناتی کا عمل جلد مکمل کیا جائے گا، پنجاب کمیشن ایکٹ 2014 میں ترمیم بھی زیرِ غور ہے، جس کو جلد مکمل کرلیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چیئرپرسن کو نکال دیا گیا ہے اور ابھی تک یہ سیٹ fill نہیں ہوئی۔ بتایا جائے کہ اتنا delay کیوں کیا جارہا ہے؟ جیسا کہ آپ نے بھی ابھی کہا کہ یہ key post ہے تو اس میں اتنی تاخیر کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! جیسا کہ طحیا نون صاحبہ نے پوچھا کہ delay کیوں ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایکٹ میں ترمیم ہو رہی ہے، یہ ایکٹ کیبنٹ سے منظور ہونے کے بعد اسمبلی میں آگیا ہے اور اس وقت سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس ہے۔ 2014 میں جب یہ کمیشن بنا تو 2018 تک ان کی حکومت نے خود سے بھی اس ایکٹ کو ٹھیک نہیں کیا۔ جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہم نے اس چیز کو دیکھا حالانکہ اس کی advertisement اور shortlisting ہوگئی تھی لیکن جب appointment کی confirmation کی طرف گئے تو قانون میں یہ سقم نظر آیا اور اس سقم کو دور کرنے کے لئے یہ کیس اٹکا ہوا ہے۔ جونہی ہمیں اسمبلی کی طرف سے approval آجائے گی اور یہ کیبنٹ میں جائے گا تو ہم فوراً ہی چیئرپرسن کی تعیناتی کا process start کر دیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہوگی کہ کیا یہ بتانا پسند کریں گی کہ فوزیہ وقار جو 21 مئی 2019 کو سبکدوش ہوگئی یا کر دی گئی۔ منسٹر صاحبہ کو پتا ہوگا کہ ہم SEEDA اور اس قسم کے مختلف agreement کے بارے میں internationally signatory ہیں۔ دو سال سے بھی زائد کا عرصہ ہو گیا ہے اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن it relates to different covenants and conventions اور چیئرپرسن کی تعیناتی میں اتنی دیر ہو رہی ہے would you like to tell کہ اس کا international conventions پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟ میں SEEDA اور دوسرے conventions کے بارے میں آپ کو گنوا بھی سکتا ہوں جن پر ہم signatory ہیں۔ اس کے لئے یہ mandatory ہے کہ آپ سٹیٹس آف وومن کی چیئرپرسن بنائیں گے اس سیٹ کو اتنی دیر تک خالی نہیں رکھ سکتے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا ابھی تک یہ عہدہ خالی ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جی، جناب سپیکر! یہ ابھی تک خالی ہے۔ جب 2014 میں PCSW بنایا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ٹھیک ہے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ سیٹ 2019 سے خالی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو لکھا بھی ہوا ہے لیکن سندھو صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے international agreements وغیرہ ہوتے ہیں تو آپ نے اتنی دیر لگادی ہے اور ابھی تک اس کی appointment کیوں نہیں ہوئی؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! MP-1 کو ختم کرنے کی وجہ سے یہ معاملہ لیٹ ہو رہا ہے۔ انہوں نے جب appointments کے rules بنائے تھے تو اس میں government determination کو بھی add کیا اور MP-1 کو بھی add کیا۔ آپ اس کو خود

بہت بہتر طریقے سے جانتے ہیں کہ appointment میں ایک چیز ہوتی ہے government determination یا MP-1۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ بات تو آگئی ہے لیکن آپ نے اپنے جو rules بنانے تھے کیا وہ بنالئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ کام اسی وجہ سے رکا ہوا ہے کیونکہ لاء ڈیپارٹمنٹ سے vet ہو کر یہ سارا procedure ہونا تھا۔ اس میں تھوڑا لیٹ ہو گیا ہے اب اسمبلی کی طرف سے دیر ہے جونہی یہاں سے approval آجائے گی اس کو ہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس کو لاء ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کرنا ہوتا بلکہ آپ کے محکمے نے initiate کرنا ہوتا ہے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ ہم نے کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے کب initiate کیا تھا؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہم نے 2019 میں initiate کیا تھا۔

جناب سپیکر: اب کون سا سال جا رہا ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! اب 2021 جا رہا ہے۔ ڈیڑھ سال تک COVID کی وجہ سے بھی کام رکا رہا تھا۔

جناب سپیکر: COVID میں تو اجلاس بھی ہوتے رہے ہیں تو اسے کرنے میں کیا تھا؟ بہر حال آپ اس سیٹ کو جلدی fill کرائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ بڑی محترم ہیں اگر انہوں نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب تو اس کو نہیں روک سکتے اور نہ انہوں نے روکا ہو گا۔ انہوں نے ابھی تک اس کو کیا ہی نہیں ہے۔ آپ نے نہ vet کیا ہے اور نہ کوئی ایسی بات ہے۔ I believe on it.

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ آپ اپنے سیکرٹری صاحب سے پوچھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: میرے خیال میں آپ کو لاء منسٹر صاحب بتا دیں گے جو میں سمجھتا ہوں ان کو جس طرح سے وہ۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! بہر حال وہ کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: زیر لب giggling کر رہے ہیں مجھے سمجھ لگ گئی کہ آپ نے نہیں بھیجا، آپ نے vet نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں نے پہلے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! بس بات ہوگئی ہے آپ اس کو چھوڑیں۔ اگلا سوال نمبر 5550 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6238 بھی انہی کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے ۔اب اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 6688 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خواتین کی تکنیکی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے حکومتی اقدامات اور Young Women Entrepreneurs کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*6688: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) حکومت کی جانب سے خواتین کی تکنیکی صلاحتیوں کی بڑھوتری اور Young Women Entrepreneurs کو کاروباری مواقع فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں اب تک کتنے شہروں میں (Women Business Centers) Incubation (WBICs) کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے، مکمل رپورٹ فراہم کی جائے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین پنجاب نے خواتین کی تکنیکی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے Covid-19 کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں تا کہ خواتین کو گھر بیٹھے روزگار کے مواقع میسر آسکیں:-

Enabler کیساتھ ملکر خواتین کو روزگار حاصل کرنے کے لئے درج ذیل آن لائن ٹریننگ منعقد کروائی۔

1.Virtual Trader with Alibaba.com

2.Virtual Assistant with Amazon.com

3.Virtual Store Manager with Daraz.com

BF Technology کے تعاون سے Podcast کے ذریعے خواتین کو ای کامرس کی بابت ٹریننگ کروائی گئی اور ہر جمعرات، اتوار اور ہفتہ میں دو دن اس ٹریننگ کے مختص کئے گئے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Fauji Fertilizer Company-FACE سے ملکر دیہی خواتین کے لئے ضلع رحیم یار خان کی تحصیل احمد پور لمہ میں بیوٹیشن، فوڈ سیفٹی اور حفظانِ صحت کے 10 روزہ کورسز کروائے گئے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

محکمہ ترقی برائے خواتین کا ادارہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے 2018 میں جاب آسان پروگرام کے تحت آن لائن، فون کال کے ذریعے خواتین کو CV بنانے اور جاب سیکٹر میں ملازمت حاصل کرنے کے لئے مدد و راہنمائی مہیا کی۔

(ب) خواتین کو کاروبار شروع کروانے کی بابت محکمہ ترقی برائے خواتین کا ادارہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے 2018 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے تعاون سے ملکر وومن انکوبیٹر سنٹر قائم کیا جہاں خواتین کو کاروبار شروع کرنے کی بابت ٹریننگ کروائی گئی جس سے بعض خواتین نے اپنا کاروبار شروع کر دیا تھا۔

محکمہ ترقی برائے خواتین پنجاب نے آئندہ مالی سال 22-2021 میں خواتین کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل یونیورسٹیوں کے تعاون سے Women Development Centers بنانے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔

1۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

2۔ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی

3۔ ہوم اکنامکس کالج یونیورسٹی لاہور

4۔ گورنمنٹ وومن یونیورسٹی ملتان

جس میں لڑکیوں کو CV بنانے، انٹرویو سکلز اور Entrepreneurship کے لئے ٹریننگ اور معاونت مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے Women Business Incubation Centers Lahore and Multan کا بتایا ہے لیکن باقی شہروں میں کب تک یہ سنٹرز بنانے کا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، باقی شہروں میں کب تک Women Business Incubation centers بنانے کا پروگرام ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! Women Business Incubation Centers اب ہم نہیں بنا رہے اور اس کی جگہ پر ہم وومن سنٹرز بنا رہے ہیں۔ اب ہم نے یہ چار یونیورسٹیز کے ساتھ مل کر بنانے کا پلان کیا ہے دو یونیورسٹیز کے ساتھ MOU sign ہو گیا ہے اور دو یونیورسٹیز کے ساتھ next within a week ہو جائے گا۔ ہماری جو coming ADP ہے اس میں ہم پنجاب کی تمام یونیورسٹیز کے ساتھ MOU sign کر کے اس میں وومن سنٹرز بنائیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! آپ باقی شہروں میں کب اس پروگرام کو شروع کریں گے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہماری جہاں جہاں پر بھی یونیورسٹیز موجود ہیں ہم ان سب جگہوں پر یہ پروگرام شروع کریں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ ٹائم پیریڈ بتا سکتی ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! موجودہ سال 22-2021 میں یہ پروگرام شروع کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 7132 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کمیشن سٹیٹس آف وومن کے تحت خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***7132 محترمہ نسرین طارق :** کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

Punjab Commission on Status of Women/PCSW کے تحت 2014 سے اب تک خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقیِ خواتین کے زیرِسایہ ادارہ پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین (PCSW) نے خواتین کے حقوق کے تحفظ اور Empowerment کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ سال 2014 میں خواتین کی راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی ایشو و معاملے سے متعلق، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کرواسکتی ہیں۔

2۔ سال 18-2017 میں کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کے اشتراک سے پنجاب بھر کے نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کا پہلی مرتبہ ڈیٹا اکٹھا کیا، ان کی ٹریننگ کے لئے ٹریننگ مینوئل مرتب کیا ضمیمہ۔(الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اور پھر نکاح خواں ، نکاح رجسٹرار، سیکرٹریز و چیئرمین یونین کونسلز کی 21اضلاع میں ٹریننگ کروائی ، جس سے یوسی عملہ، نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کو نکاح نامہ صحیح طور پر پُر کرنے میں مدد ملی۔

3۔ کمیشن نے The Punjab Fair Representation of Women Act 2014 کے تحت ضمیمہ۔(ب)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

خواتین کو بااختیار اور فیصلہ سازی میں موئثر نمائندگی کے لئے ایک باقاعدہ پراجیکٹ وومن ان لیڈرشپ کامیابی سے چلایا اور مختلف سرکاری محکمہ جات اور وومن چیمبر آف کامرس سے ملکر مختلف کمیٹیوں و بورڈز میں خواتین کی نمائندگی کو یقینی بنایا گیا۔

4۔ پنجاب کمیشن نے تشدد زدہ خواتین اور ان کے بچوں کی فوری دادرسی و رہائش کے لئے سوشل ویلفیئر محکمہ سے ملکر Transitional Home(عارضی رہائش) پراجیکٹ چلایا جہاں خواتین کو دادرسی، رہائش کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر و ٹریننگز بھی کروائی گئیں اور ان کے بچوں کی تعلیم و صحت کے لئے بھی اہتمام کیا گیا۔

5۔ کمیشن Punjab Gender Parity Report کامیابی کے ساتھ اشاعت کر رہا ہے۔

جینڈر پیرٹی رپورٹ میں پنجاب کے تمام سرکاری محکموں اور ان سے منسلک خودمختار دفتروں کے صنفی اعدادوشمار اکٹھا کرکے رپورٹ شائع کی جاتی ہے اور اس رپورٹ کی مدد سے شواہد کی بنیاد پر حکومت کو خواتین کے حوالے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔

جینڈر پیرٹی رپورٹ 2016، 2017 اور 2018شائع ہو چکی ہیں جبکہ 2019اور 2020اشاعت کے مراحل میں ہے۔

6۔ کمیشن نے The United Nations Fund For Population Activities کے تعاون سے خواتین کی سماجی اور معاشی فلاح و بہبود سے متعلق Generating Data to Advancing Women Social and Economic Well Being Survey 2017-18 کے تحت اعدادوشمار اکٹھے کرکے بنیادی نکات پر مبنی تجزیاتی رپورٹ شائع کی۔

7۔ کمیشن نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے ساتھ مل کر سال 2018 میں خواتین کی سماجی اور معاشی ترقی کے متعلق پہلا Women Incubator Center متعارف کروایا اور خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے حوالے سے تربیت فراہم کی۔

8۔ پنجاب کمیشن نے خواتین کے سماجی اور معاشی پراجیکٹ میں خواتین کو C.V. بنانے اور روزگار کے نئے مواقع تلاش کرنے کے حوالے سے "جاب آسان" کے نام سے آن لائن پورٹل قائم کیا جس سے متعدد خواتین مستفید ہوئیں۔

9۔ پنجاب کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے کورونا وباء کے دوران ہیلپ لائن سٹاف کی چار روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کروایا جس کا مقصد خواتین کو Psychosocial Support فراہم کرنا تھا اور ہیلپ لائن سٹاف نے تربیت مکمل ہونے کے بعد خواتین کی بھرپور راہنمائی کی اور انہیں اس وباء کے دوران ہر ممکن قانونی مدد فراہم کی۔

10۔ کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے South Punjab Police کے افسروں کی تین روزہ تربیتی ورکشاپ ملتان میں منعقد کی۔ جس میں پولیس افسروں کو خواتین کے متعلقہ قوانین کی اہمیت کو اُجاگر کیا جس سے پولیس افسروں کو خواتین کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

11۔ کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے دیہی خواتین کے لئے Fauji FertilizerCompany-FACE کے اشتراک سے ضلع رحیم یار خان کی تحصیل احمد پور لمہ میں تین روزہ آگاہی سیمینار منعقد کیا۔ جس میں خواتین کو Pro-Women Laws کے متعلق مکمل آگاہی فراہم کی گئی اور ساتھ ہی خواتین کی مددگار Women Helpline1043 کے متعلق بھی مکمل آگاہی فراہم کی گئی۔ انہیں بتایا گیا کہ وہ کس طرح Helpline سے مدد حاصل کر سکتی ہیں اور کس طرح اپنی شکایات درج کروا سکتی ہیں۔

12۔ کمیشن محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے پنجاب جینڈر پیرٹی رپورٹ 2019 اور 2020 کی جلد اشاعت کرے گا جس میں خواتین سے متعلقہ پالیسی بنانے میں حکومت کو مدد ملے گی۔

13۔ محکمہ ترقی خواتین نے کمیشن کی Women Helpline 1043کی آگاہی کے لئے16روزہ سوشل میڈیا مہم 26۔نومبر تا11۔دسمبر تک چلائی تاکہ خواتین ہیلپ لائن کی آگاہی زیادہ سے زیادہ خواتین تک پہنچائی جاسکے اور خواتین اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لئے بروقت رابطہ کر سکیں۔

14۔ محکمہ ترقی خواتین نے UNFPAکے تعاون سے پنجاب کمیشن کی Women Helpline-1043 کے ریکارڈ کو بہتر کرنے کے حوالے سے Analysis Report مرتب کی جس سے ریکارڈ کو مزید محفوظ بنانے میں مدد ملے گی اور شکایت کنندہ کی بہتر طریقے سے راہنمائی اور مدد کرنے میں بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر!میرے سوال کا منسٹر صاحبہ نے کافی detail سے جواب دیا ہے جس سے میں کافی حد تک مطمئن ہوں۔ اس میں صرف میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ سال 2014میں جو Helpline 1043بنائی گئی تھی تو میں منسٹر صاحبہ سے جاننا چاہوں گی کی کہ اس کا mechanism کیا ہے اور جو دیہی علاقے کی عورتیں ہیں، مطلب شہر کی عورتوں کو تو کافی حد تک آگاہی ہوتی ہے لیکن جو دیہاتوں کی اور خاص طور پر غریب طبقے کی عورتیں ہیں ان تک یہ آگاہی مہم کس طریقے سے مؤثر ہو سکتی ہے یا ہماری حکومت کس طریقے سے کو اس کو لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مطلب awareness کیسے عورتوں میں نیچے کے طبقے تک جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر!اس کو ہم میڈیا کے ذریعے، پرنٹ میڈیا کے ذریعے، الیکٹرانکس میڈیا کے ذریعے، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے بھی، اور جو sixteen days کے لئے activism annual program آتا ہے اس میں بھی ہم بھرپور طریقے سے آگاہی مہم چلاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہیلپ لائن 1043کے بارے میں معلوم ہو لیکن grassroots level تک اور دیہاتی علاقوں تک پہنچانے کے لئے ہم ریڈیو اور سوشل

میڈیا کا سہارا لے رہے ہیں تاکہ وہاں تک زیادہ سے زیادہ ہمارا یہ پیغام پہنچ سکے اور لوگ زیادہ سے زیادہ اس سے مستفید ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! ابھی تک جو میرے علم میں آیا ہے کہ دیہی علاقے کی عورتوں کو اس چیز کا معلوم نہیں ہے تو جو منسٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں اگر ایسا ہو جائے تو یہ بہت مفید ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! I am grateful. منسٹر صاحبہ نے محترمہ نسرین طارق کے سوال کے جواب میں 14 نکات دیئے ہیں کہ یہ کیا ہیں اور وہ کیا ہے تو مجھے منسٹر صاحبہ بتانا پسند کریں گی کہ جب آپ نے 2018 کے بعد گورنمنٹ سنبھالی تو ان 14 میں سے کوئی کام آپ نے بھی کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! جی، یہ نمبر 8 سے، ہمارا 2018 سے start ہو رہا ہے اور اس کے بعد 8 سے لے کر 14 تک جتنے بھی نکات آپ اس میں پڑھ رہے ہیں یہ سارے ہمارے دور میں ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ بتانا پسند کریں گی کہ 2008 سے 2014 تک آپ کا کہاں دور تھا؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں 2018 سے بات کر رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحبہ نمبرز کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں نے کہا کہ نمبر 8 سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس میں back page پر دیکھیں تو 8 سے 14 نمبرز تک۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کوئی ایسا کام جو ان کی گورنمنٹ نے کیا ہو تو وہ کوئی ایک کام بتا دیں؟

جناب سپیکر: یہی تو وہ کہہ رہی ہیں کہ نمبر 8 سے، آپ پچھلا page دیکھیں صفحہ 20 پر نمبر 8 کہاں سے شروع ہوتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، اس میں ہے کہ پنجاب کمیشن نے خواتین کے ساجی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ نمبر 8 سے لے کر next page پر نمبر 14 تک انہی کے کام ہیں جو انہوں نے شروع کئے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 8 پر تو میڈم کا سوال ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: صفحہ نمبر 8 نہیں، صفحہ نمبر 20 ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ صفحہ نمبر 13 ہے صفحہ نمبر 20 نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، صفحہ 20 پر نمبر 8 ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس کے توٹل صفحات 14 ہیں۔ اس میں صفحہ 20 ہے ہی نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کے سوال کے جواب میں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 20 نمبر صفحہ نہیں ہے۔۔۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! صفحہ نمبر 13 اور نکات نمبر 8 سے لے کر نکات نمبر 14 تک، 2018 سے لے کر اب تک کا کام ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! حالانکہ اس میں کوئی بھی کام انہوں نے نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، next question بھی محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا supplementary question ہے؟ ان کو مائیک دیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحبہ نے بتایا کہ پوائنٹ نمبر 8 سے پوائنٹ نمبر 14 تک ان کے دور میں سارا کام ہوا تو آپ خود ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ کتنا اچھا ہوتا کہ یہ

کتنی آئی، یہ کہہ دینا کہ ہم change کے بجائے یہ بتاتے کہ ان سے subjective statement نے اتنے لوگوں کو CV بنانا سکھا دیا، کتنے لوگوں کو روزگار ملا یہ important ہے، یہ important نہیں ہے کہ آپ نے کتنے لوگوں کو CV بنانا سکھایا۔ اس کے بعد آگے آپ کہتے ہیں کہ پنجاب کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے کورونا وباء، یہ جتنے بھی پوائنٹس ہیں جو منسٹر صاحبہ فرمارہی ہیں کہ ہم نے 8 سے لے کر 14 تک، تو آپ خود ملاحظہ فرمائیے کہ یہ سارے کے سارے subjective statements ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے جاننا چاہوں گا، انہوں نے کام کیا ہو گا ظاہری بات ہے کہ اگر انہوں نے کام کیا ہے تو تھوڑا سا یہ بھی بتا دیں کہ اگر آپ نے پہلے question میں خواتین کو CV بنانا سیکھایا ہے تو کتنے لوگوں کو اس سے روزگار ملا؟ شکریہ

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کو بتاتی چلوں کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ just like ڈیپارٹمنٹ ہے اور وہ گورنمنٹ کا ایڈوائزری ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ہمارا کام ریسرچ کرنا ہے اور Laws میں gap analysis کو fill کرنا ہے۔ سب سے بڑی بات ہے کہ خواتین کو mainstream line لانے کے لئے ان کو facilitate کرنا، policies بنانا اور گورنمنٹ کو ریفر کرنا۔ ہم اس سلسلے میں خواتین کی مدد کرتے ہیں جو لوگ پڑھ لکھ کر job کے لئے آتی ہیں یا job ڈھونڈنے کے لئے آتی ہیں ان کو ہم طریقہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسے job حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم اس قسم کی آسانیاں کالجوں اور یونیورسٹیز میں فراہم کرسکتے ہیں اور ہم اسی وجہ سے وومن ڈویلپمنٹ سنٹرز بنا رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو job حاصل کرنے کے لئے آسانیاں فراہم کریں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ آسانیاں فراہم کرنے کے لئے ہے اور facilitate کرنے کے لئے گورنمنٹ کے باقی line departments ہیں جو کہ بھرپور طریقے سے اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ نسرین طارق! آخری سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 7138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب وومن ایمپاورمنٹ اقدام کے تحت مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7138: **محترمہ نسرین طارق:** کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

Empowerment Punjab Women Initiative 2014 اقدام کے تحت کل کتنے فنڈز مختص کئے گئے اوراس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

Punjab Women Empowerment Initiative 2014 کے تحت حکومت نے ایک package کا اعلان کیا تھا ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور محکمہ ترقی خواتین کو 15-2014 میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 119.879 ملین فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز خواتین کی خود مختاری کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات میں خرچ کئے گئے۔

- Initiative 2014 کے تحت Punjab Working Endowment Fund کا قیام 2015 میں عمل میں لایا گیا۔ فنڈ کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ خواتین کو معیاری اور محفوظ رہائش فراہم کرنا ہے۔ جس کے تحت ورکنگ وومن ہاسٹل ساہیوال کی تکمیل کے لئے 1.442 ملین کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- ملازمت پیشہ خواتین کے لئے بنائے گئے 10 ورکنگ وومن ہاسٹل کی تزائین و آرائش کے لئے 19.210 ملین روپے کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- Initiative 2014 کی آگاہی کے لئے چلائی گئی مہم کے لئے 40 ملین کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- Initiative 2014 کے تحت محکمہ ترقی خواتین کے ماتحت ادارہ PunjabCommission on the Status of Women کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے لئے 59.227 ملین مختص کئے گئے۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- مزید بر آں یہ کہ PWEI2014کے تحت Punjab Women Helpline1043 کا قیامdonor fundingکی بنیاد پر عمل میں لایا گیا۔خواتین کی راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی ایشو و معاملے سے متعلق، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کرواسکتی ہیں۔
- 2015میںPunjab Gender Management Information Systemکا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت تمام سرکاری اور خود مختار اداروں سے صنفی بنیادوں پر معلومات اکٹھی کی اور اس کی بنیاد پر خواتین کے لئے بہتر معاشی اور معاشرتی پالیسیاں بنانے میں حکومت کو مدد فراہم کی۔ انفارمیشن سسٹم اب تک تین Gender Parity Reportشائع کر چکا ہے اور دو رپورٹس تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جو کہ جلد ہی شائع کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر!انہوں نے اس سوال میں بھی کافی details سے جواب دیا ہے لیکن یہ دیکھیں کہ 2014سے انہوں نے بتایا ہے کہ وومن ہاسٹلز کے لئے کافی خطیر رقم رکھی گئی تھی لیکن ہمارا اکثر وہاں جانا ہوتا تھا تو وہاں کافی خستہ حالت تھی تو میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ 2018کے بعد سے ان وومن ہاسٹلز کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر !آپ کی وساطت سے میں محترمہ کو بتانا چاہوں گی کہ جب 2018 میں یہ ڈیپارٹمنٹ ہمارے پاس آیا تو اس میں سب سے پہلے ہم نے اسی چیز کو غور کیا کہ جتنے بھی ویمن ہاسٹلز تھے اُن کی حالت انتہائی خستہ تھی، فرنیچر نہ ہونے کے برابر تھا اور وہاں پر مسائل بہت زیادہ تھے اس چیز کو دیکھتے ہوئے ہم نے فوراً ایکشن لیا اور اس سلسلے میں missing facilitiesاور سول ورک کے اوپر بھرپور توجہ دی اور اب جا کر اگر آپ وزٹ کریں تو آپ دیکھیں گے وہاں پر مکمل طریقے سےmissing facilitiesکوprovideکر دیا گیا ہے جو

ہماری گورنمنٹ کی بلڈنگز ہیں اُس میں سول ورک بھی مکمل کر دیا گیا ہے اور جو rented buildings ہیں اُس کے لئے ہم owners کو request کر رہے ہیں کہ وہ اُن کی حالت بہتر کر دیں۔ شکریہ

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ جی، نارووال سے جو ہمارے ایم پی اے ہیں آپ اپنا Point of Order مکمل کر لیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ کے زیر انتظام دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*1201: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ڈویژن کے محکمہ ترقی برائے خواتین کے لئے کتنا بجٹ سال 2018-19 میں مختص کیا گیا ہے؟

(د) اس ڈویژن میں ترقی برائے خواتین نے سال 2017-18 میں کتنی رقم خواتین کی بہبود اور سیمینار / کانفرس پر خرچ کی؟

(ہ) موجودہ مالی سال میں اس ڈویژن میں محکمہ، خواتین کو مختلف شعور سے آگاہی کے لئے کیا خدمات سرانجام دے گا؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ ترقی برائے خواتین کا کوئی دفتر نہ ہے لیکن محکمہ ترقی برائے خواتین کے ذیلی ادارے ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ کے زیر انصرام ایک ورکنگ وومن ہاسٹل (پیپلز کالونی نمبر1، ڈی گراؤنڈ) فیصل آباد میں کام کر رہا ہے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ کے زیر انصرام فیصل آباد میں ایک ورکنگ وومن ہاسٹل میں 5 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) فیصل آباد ڈویژن کے محکمہ ترقی برائے خواتین کے ہاسٹل کے لئے سال 19-2018 کے لئے 2,910,000 روپے بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

(د) سال 18-2017 میں محکمہ ترقی برائے خواتین نے فیصل آباد ڈویژن میں درج ذیل پروگرامز کا انعقاد کیا۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام ڈومیسٹک ورکر ٹریننگ کے تحت PVTC کے اشتراک سے 360 افراد کی تربیت کی گئی جس پر 11,250,000 روپے لاگت آئی۔

572 لیڈی کونسلرز کی حکومتی اقدامات کے بارے میں آگاہی کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا جس پر 6,361,292 روپے لاگت آئی۔

18-2017 میں فیصل آباد ڈویژن میں مختلف سیمینارز پر کل رقم مبلغ 2,00,000 روپے خرچ کی فیصل آباد ڈویژن میں دیئے گئے معلوماتی اشتہارات کا خرچہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اخبارات	سٹیشنز	سائز	ٹوٹل انسرشن ریٹ
1	دنیا	فیصل آباد	col840=5cm x	16.993
2	دنیا	فیصل آباد	col8216=27cm x	275.290
3	کمرشل نیوز	فیصل آباد	col6108=18cm x	56.016
			ٹوٹل	348299

(ہ) موجودہ مالی سال 19-2018 میں خواتین کے عالمی 16 روزہ ایکٹوازم کے حوالے سے شعور سے آگاہی کے لئے 09 سیمینار فیصل آباد ڈویژن میں منعقد کئے گئے۔

لاہور میں ترقی برائے خواتین کے دفاتر کی تعداد، مقام اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2064: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) ترقی برائے خواتین کے دفاتر لاہور میں کس کس علاقہ میں قائم ہیں؟

(ب) سال 2018 سے آج تک کتنی رقم خواتین کی ترقی کے لئے خرچ کی گئی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت خواتین کی ترقی کے لئے مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین کا دفتر -37مین گلبرگ، لاہور میں قائم ہے۔ جبکہ محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت دو دفاتر جن میں سے ایک دفتر، ڈائریکٹویٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور، 6کالج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن وحدت روڈ لاہور اور دوسرا دفتر، پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن، 88شادمان IIلاہور واقع ہے۔

(ب) سال 2018 سے آج تک 123.735 ملین روپے خواتین کی ترقی کے لئے خرچ کئے گئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

#	39ڈے کیئر سنٹرز پر	31.735ملین روپے
#	معیاری رہائشی سہولیات پر	56ملین روپے
#	ترقیاتی سکیموں پر	36ملین روپے
کل رقم		123.735 ملین روپے

(ج) جی ہاں! خواتین کی ترقی کے لئے محکمہ اپنے ویژن پر مکمل طور پر عمل پیرا ہے۔ خواتین کو ملازمت کی جگہ پر سازگار ماحول فراہم کرنے کے 96ڈے کیئر سنٹرز اور پنجاب کے مختلف شہروں میں 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز قائم کئے جا چکے ہیں۔ محکمہ ترقی برائے خواتین صوبہ بھر کے ہر ضلع میں مزید ڈے کیئر سنٹرز اور بڑے شہروں میں وومن

ہاسٹل کے قیام کے لئے پر عزم ہے۔ورکنگ وومن ہاسٹل اتھارٹی کے قیام کے لئے محکمہ کا تیار کردہ مسودہ قانون کیبنٹ کمیٹی سے منظور کروایا جا چکا ہے اور لائسنسنگ اس کے نفاذ کے بعد عمل میں لائی جائے گی۔101 ڈے کیئر سنٹرز کے قیام کے لئے درخواستیں زیرِالتوا ہیں۔تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سال 2019-20 کے لئے 138.985 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ورکنگ وومن ہاسٹل کی تعداد، ملازمین مع عہدہ و گریڈ سے متعلقہ تفصیلات

*2745: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے ورکنگ وومن ہاسٹل کہاں کہاں ہیں یہ کب بنائے گئے تھے ان میں کتنی وومن کو ٹھہرانے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس وقت ان میں کتنی اور کون کون سی خاتون رہائش پذیر ہیں یہ کس کس محکمہ کی ملازم ہیں اور یہ کب سے یہاں پر رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان کے سال 2016-17، 2017-18 اور 2018-19 کے اخراجات کتنے ہیں مد وار بتائیں؟

(د) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و تعلیمی قابلیت اوراس جگہ تعیناتی کا عرصہ بتائیں؟

(ہ) اس کے انچارج کا نام مع اس کی تعیناتی کے عرصہ کی تفصیل بتائیں اوران کی تعیناتی کی مدت زیادہ سے زیادہ کتنی ہو سکتی ہے ان کی تعیناتی کے لئے S.O.P کیا ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) فیصل آباد میں صرف ایک سرکاری ورکنگ وومن ہاسٹل ہے یہ ہاسٹل وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ سایہ کام کر رہا ہے۔اس سرکاری ہاسٹل کا ایڈریس D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، ڈی گراؤنڈ، فیصل آباد ہے۔

فیصل آباد ورکنگ وومن ہاسٹل سوشل ویلفیئر سے وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو14 جولائی 2012 میں منتقل ہوا تھا۔نوٹیفکیشن کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس ہاسٹل میں 50ورکنگ وومن کو ٹھہرانے کی گنجائش ہے۔

(ب) اس وقت ان میں 45 خواتین رہائش پذیر ہیں ان کے محکموں کے نام اور داخلہ کی تاریخ تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 17-2016کے-/ Rs.1903511 اخراجات کی تفصیل ضمیمہ(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔18-2017کے-/ Rs.1691054اخراجات کی تفصیل ضمیمہ(د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔19-2018کے-/ Rs.2359604اخراجات کی تفصیل ضمیمہ(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان میں پانچ ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و تعلیمی قابلیت اور اس جگہ تعیناتی کا عرصہ کی تفصیل ضمیمہ۔(و)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہاسٹل کی انچارج کا نام شیریں مجید ہے۔دفتر کے آرڈر

1-Dated 29 No. SO(A)WDD:4-99/2014-1278 2016-کی بناء پر مورخہ 13-02-2016 کو ورکنگ وومن ہاسٹل، فیصل آباد کا بطورِ مینجر کا انچارج سنبھال لیا۔مورخہ 20-09-2017 میں تین سال کی مدت مکمل ہونے کی صورت میں دو سال کی بطورِ کنٹریکٹ ملازمت میں توسیع کی گئی اور پھر مورخہ 20-09-2019 میں مزید ایک سال کی ملازمت میں توسیع کر دی گئی ہے۔تفصیل کاپیاں(ضمیمہ۔ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ان کی تعیناتی کے لئے تفصیل S.O.P ضمیمہ(ح)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کمیشن آن سٹیٹس آف وومن میں چیئر پرسن اور ممبران کی تقرری سے متعلقہ تفصیلات

*5550: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کمیشن آن سٹیٹس آف وومن(PCSW) میں عرصہ دوسال سے چیئرپرسن کی تقرری ممکن نہ ہوپائی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ مذکورہ بالا میں ممبران کی تقرری کا عمل بھی رکا ہوا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک مذکورہ بالا تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ سایہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ادارہ کی چیئرپرسن کا عہدہ مئی 2019 سے خالی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چیئرپرسن کی تعیناتی پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ایکٹ 2014 کے سیکشن 4 کے تحت کی جاتی ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سیکشن میں قانونی ترمیم درکار تھی لہٰذا جولائی 2020 میں پنجاب اسمبلی میں پیش کی گئی۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسمبلی کی منظوری کے بعد مجوزہ ترمیم Act کا حصہ بن جائے گی اور جلد ہی چیئرپرسن کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ایکٹ 2014 کے سیکشن تفصیل 5 ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کے تحت کمیشن کے ممبران کی تعیناتی حکومت چیئرپرسن کمیشن کی مشاورت سے کرنے کی پابند ہے۔ لہٰذا اس قانونی امر کے حوالے سے جیسے ہی نئی چیئرپرسن تعینات ہوتی ہے فوری طور پر ممبران کی تعیناتی بھی بذریعہ چیئرپرسن کرلی جائے گی۔

(ج) انشاء اللہ جلد ہی چیئرپرسن کمیشن اور ممبران کمیشن کی تعیناتیاں مکمل شفاف طریقے سے میرٹ پر کرلی جائیں گی۔

وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی چیئرپرسن کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*6238: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی چیئر پرسن کی تقرری آج تک نہ ہوسکی ہے اور مذکورہ عہدہ عرصہ دراز سے خالی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا عہدہ / اسامی خالی ہونے کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹل کام میں خلل پیدا ہوا ہے ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ نہ ہونے کی وجہ سے کارکردگی متاثر ہونے کا خدشہ ہے؟

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک مذکورہ بالا اسامی کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ سایہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ادارہ کی چیئر پرسن کا عہدہ مئی 2019 سے خالی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے چیئر پرسن کی تعیناتی پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ایکٹ 2014 کے سیکشن 4 کے تحت کی جاتی ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس سیکشن میں قانونی ترمیم درکار تھی لہٰذا جولائی 2020 میں پنجاب اسمبلی میں پیش کی گئی۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اسمبلی کی منظوری کے بعد مجوزہ ترمیم Act کا حصہ بن جائے گی اور جلد ہی چیئر پرسن کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) تمام افسران اپنی اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ البتہ محکمہ کمیشن کی سربراہ کی تعیناتی کے لئے کام کر رہا ہے۔

(ج) انشاء اللہ جلد ہی چیئر پرسن کمیشن کی تعیناتی مکمل شفاف طریقے سے میرٹ پر کر لی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ ترقی برائے خواتین کے سال 18-2017 کے بجٹ

اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

128: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین کا سال 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) یہ بجٹ کس کس مد میں خرچ کیا گیا۔اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس کے دفاتر کن کن اضلاع میں ہیں؟

(د) محکمہ کے کل ملازمین کتنے ہیں۔ان کی تنخواہیں، تعداد اور عہدے کیا ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین کا سال 18-2017 کا غیر ترقیاتی اور ترقیاتی بجٹ 915.350 ملین روپے ہے۔جبکہ غیر ترقیاتی بجٹ 240.350 ملین روپے اور ترقیاتی بجٹ 675.000 ملین روپے ہے۔مدوار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ غیر ترقیاتی بجٹ ملازمین کی تنخواہیں اور دفتری امور سر انجام دینے میں خرچ کیا گیا۔جبکہ ترقیاتی بجٹ خواتین کی ہیلپ لائن اور خواتین سے متعلق قوانین و حقوق کی آگاہی تشہیر، ورکس شاپس ، آگاہی انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ پروفائل ڈویلپمنٹ اور سیمینارز، 9 ڈسٹرکٹ میں لیڈی کونسلرز کی ٹریننگ کی مد میں خرچ ہوا۔

Second Statement کے بعد غیر ترقیاتی مدوار خرچہ مبلغ 154.526 ملین روپے جبکہ ترقیاتی مدوار خرچہ مبلغ 276.845 ملین روپے ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب کمیشن ان دی سٹیٹس آف وومن اور ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ کے دفاتر لاہور میں ہیں جبکہ اس کے تحت مختلف اضلاع میں 16 ہاسٹلز برائے ورکنگ وومن کام کر رہے ہیں۔ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) اس محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد294 ہے۔ان کی تنخواہیں، تعداد اور عہدہ کی مکمل تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

Association for Gender Awareness and HumanEmpowerment (AGAHE) کے تعاون سے (MHM) تشکیل دے دیا گیا ہے۔ جس کے تحت سکول ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر مختلف سطحوں پر خواتین کو صحت کے اصولوں کے متعلق آگاہی دی جارہی ہے۔

سال2017 میں محکمہ نے CEDAW کی رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کی جس میں خواتین کے لئے کئے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔

لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں 690 ڈومیسٹک ورکرز کو ٹریننگ دی جاچکی ہے۔اور 960 کی تربیت زیرِ تکمیل ہے۔

عورتوں کے تشدد کے خلاف 16روزہ مہم 25۔نومبر تا10۔دسمبر 2017 کو بھرپور طریقے سے چلائی گئی۔ مہم میں سیمینارز کے ذریعے خواتین کو ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی دی گئی اور پنجاب اسمبلی کو نارنجی رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا جس کو UN Women اور دوسرے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے سراہا۔

ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سرکاری اور پرائیوٹ اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ بلڈنگ کی فراہمی متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ ڈائریکٹوریٹ آلات کی خریداری اور عملے کی تنخواہوں کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ ان سنٹرز کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ والدین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب اب تک 102 ڈے کیئر سنٹرز منظور کرچکا ہے۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے ملازم پیشہ خواتین کو محفوظ اور سستی رہائش فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں 16 ہوسٹل قائم کئے گئے ہیں جس سے پنجاب کی خواتین مستفید ہورہی ہیں۔

بنیادی طور پر محکمہ ترقی برائے خواتین ، حکومتِ پنجاب کے Women Empowerment Initiatives 2012, 2014, 2016 & 2017 کے عملدرآمد کے لئے رات دن محنت کرتا ہے۔ ان پر عملدرآمد کے لئے محکمہ میں وزیر اور سیکرٹری کی سطح کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہیں۔ لہٰذا محکمہ ہذا کی کاوشوں سے اب تک کی کارکردگی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں خواتین کی ترقی کے لئے کام کرنے والی این جی اوز کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

205: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) ضلع لاہور خواتین کی ترقی کے لئے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ادارے گورنمنٹ کے ہیں اور کتنے N.G.Os چلا رہی ہیں؟

(ج) حکومت نے منی بجٹ 19-2018 میں ان اداروں کی فنڈنگ کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے مندرجہ ذیل ادارے خواتین کی ترقی اور ان کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں جن کا دائرہ کار نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب پر محیط ہے:

(i) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ

(ii) پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادارے لاہور میں کام کر رہے ہیں۔

ورکنگ وومن ہاسٹل، ماڈل ٹاؤن، لاہور

ورکنگ وومن ہاسٹل، لارنس روڈ، لاہور

ورکنگ وومن ہاسٹل، گلشن راوی، لاہور

ورکنگ وومن ہاسٹل، ٹاؤن شپ، لاہور

(ب) متعلقہ ادارے حکومت پنجاب کے زیر انتظام خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ دیگر غیر سرکاری اداروں، این جی اوز کی تفصیل محکمہ سماجی بہبود (سوشل ویلفیئر) سے حاصل کی جاسکتی ہے جو ان کو رجسٹر کرنے کی ذمہ داری نبھارہے ہیں۔

(ج) بجٹ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ادارے کانام	ترقیاتی بجٹ	غیر ترقیاتی بجٹ
وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ	-	20.115ملین روپے
ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ	4.917ملین روپے	35.945ملین روپے
پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین	-	30.451ملین روپے
ورکنگ وومن ہاسٹل،ماڈل ٹاؤن،لاہور-/14,505,00		
ورکنگ وومن ہاسٹل،لارنس روڈ،لاہور-/29,475,00		
ورکنگ وومن ہاسٹل،گلشن راوی، لاہور-/855,000		
ورکنگ وومن ہاسٹل،ٹاؤن شپ،لاہور	-/2,474,500	

Association for Gender Awareness and Human Empowerment (AGAHE) کے تعاون سے (MHM) تشکیل دے دیا گیا ہے۔ جس کے تحت سکول ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر مختلف سطحوں پر خواتین کو صحت کے اصولوں کے متعلق آگاہی دی جارہی ہے۔

سال 2017 میں محکمہ نے CEDAW کی رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کی جس میں خواتین کے لئے کئے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔

لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں 690 ڈومیسٹک ورکرز کو ٹریننگ دی جاچکی ہے اور 960 کی تربیت زیر تکمیل ہے۔

عورتوں کے تشدد کے خلاف 16روزہ مہم 25۔نومبر تا10۔دسمبر 2017 کو بھرپور طریقے سے چلائی گئی۔ مہم میں سیمینارز کے ذریعے خواتین کو ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی دی گئی اور پنجاب اسمبلی کو نارنجی رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا جس کو UN Women اور دوسرے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے سراہا۔

ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ بلڈنگ کی فراہمی متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ ڈائریکٹوریٹ آلات کی خریداری اور عملے کی تنخواہوں کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ ان سنٹرز کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ والدین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب اب تک 102 ڈے کیئر سنٹرز منظور کر چکا ہے۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے ملازم پیشہ خواتین کو محفوظ اور سستی رہائش فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں 16 ہوسٹل قائم کئے گئے ہیں جس سے پنجاب کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔

بنیادی طور پر محکمہ ترقی برائے خواتین، حکومتِ پنجاب کے Women Empowerment Initiatives 2012, 2014, 2016 & 2017 کے عملدرآمد کے لئے رات دن محنت کرتا ہے۔ ان پر عملدرآمد کے لئے محکمہ میں وزیر اور سیکرٹری کی سطح کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہیں۔ لہٰذا محکمہ ہذا کی کاوشوں سے اب تک کی کارگردگی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

619: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے تمام اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کی منظوری دی تھی؟

(ب) کس کس ادارے میں ڈے کیئر سنٹر بن چکے ہیں ان میں ملازمت پیشہ عورتوں اور ان کے بچوں کے لئے کون کون سی سہولیات میسر ہیں۔ نام ادارہ وار تفصیل فراہم کریں۔

(ج) سال 19-2018 کے بجٹ میں سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر نہ کی گئی ہے تو وجوہات بیان کریں؟

(د) جن اداروں میں ڈے کیئر کام کر رہے ہیں وہاں ملازمت پیشہ عورتوں کے بچوں کو کیسے فیسلیٹیٹ کیا جا رہا ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 2012 میں وومن ایمپاورمنٹ پیکج کے تحت ایسے تمام اداروں میں جہاں ورکنگ خواتین کی تعداد پانچ یا اس سے زائد ہے وہاں باہمی اشتراک سے پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ کے تحت ڈے کیئر سنٹر بنانے کی اصولی منظوری دی تھی۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس عمل کی تکمیل کے لئے پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ب) پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی نے اب تک پنجاب کے مختلف اداروں میں ڈے کیئر سنٹر کے قیام کے لئے 122 درخواستیں منظور کیں۔ جن میں سے 87 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ 87 ڈے کیئر سنٹرز کی تفصیل اور ان میں مستفید ہونے والے بچوں اور خواتین کی ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقیہ درخواستیں زیرِ غور ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان ڈے کیئر سنٹرز میں ملازمت پیشہ عورتوں کے بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید بر آں بچوں کو محفوظ اور صحت مندانہ ماحول میسر کیا جاتا ہے جس کے لئے تمام ضروری اشیاء بشمول ایئر کنڈیشنر، بیڈ، کرسیاں، کھلونے، کتابیں وغیرہ شامل ہیں۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 19-2018 میں ڈے کیئر سنٹر کے قیام کے لئے پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی کے بجٹ میں 71 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ (ضمیمہ۔ہ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جواب مندرجہ بالا جز (ب) میں درج ہے۔

(ہ) حکومت سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت پنجاب مرحلہ وار اداروں میں ڈے کیئر کے قیام کے لئے کوشاں ہے حکومتِ پنجاب مالی سال (20-2019) میں پنجاب کے ہر ضلع میں کم از کم ایک ڈے کیئر سنٹر بنانے کا عزم رکھتی ہے۔

صوبہ میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات

899: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور نجی سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے؟

(ج) جنسی ہراسگی کا شکار خواتین کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) رواں سال صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ جنسی ہراسگی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور نجی سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات سرانجام دے رہا ہے۔

محکمہ ترقی برائے خواتین میں پنجاب ویمنز ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو کہ محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ خواتین 1043 پر کالز کر کے اپنی شکایات درج کرواتی ہیں اور خواتین کو ظلم و زیادتی سے نجات دلانے کے لئے بذریعہ فون کالز راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ حکومتی اداروں پولیس وغیرہ سے رابطہ کروا کر انہیں انصاف دلانے میں اپنا خاص کردار ادا کر رہی ہے۔

اس کے علاوہ خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کرنے پر خاتونِ محتسب پنجاب کا ادارہ ان خواتین کی شکایات کو سنتا ہے اور قانون "The Protect Against Harassment of Women At Workplace Act 2010" کے مطابق سزا دیتا ہے۔

جنسی ہراساں ہونے پر خواتین اپنی شکایات متعلقہ پولیس اسٹیشن میں درج کرواتی ہیں اور محکمہ پولیس قانون کے مطابق کارروائی کر کے مجرم کو عدالت سے سزائیں دلواتے ہیں۔

خواتین کو سوشل میڈیا پر ہراساں کرنے پر محکمہ FIA قانون کے مطابق کاروائی کر کے خواتین کو انصاف دلواتا ہے۔

تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور نجی سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کے لئے محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر نگرانی 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز کام کر رہے ہیں۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے اب تک 105 ڈے کیئر سنٹرز قائم کئے ہیں یہ ڈے کیئر سنٹرز سرکاری اور نجی شعبہ میں کام کرنے والی خواتین کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جہاں پر وہ اپنے بچے ان سنٹرز میں داخل کروا کے اپنے سرکاری فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔

صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ جنسی ہراسگی کے سلسلہ میں متعلقہ محکمہ پولیس پنجاب اور خاتونِ محتسب پنجاب (Ombudsperson, Punjab) سے ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

(ب) خواتین کو ہراساں کرنے سے متعلق محکمہ ترقی برائے خواتین کو 2018 میں 5969 کالز جبکہ 2019 میں 4429 کالز پنجاب ویمنز ہیلپ لائن 1043 پر موصول ہوئیں۔ محکمہ نے مندرجہ بالا متاثرہ خواتین کو راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ شکایات کے ازالے کے لئے ان کا متعلقہ اداروں سے رابطہ کروایا اور ان کی معاونت کی ہے۔ تاہم اس کے مکمل اعداد و شمار محکمہ پولیس، FIA، اور خاتونِ محتسب کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ج) # خاتونِ محتسب پنجاب کا ادارہ جنسی ہراسگی کا شکار خواتین کے لئے قائم کیا گیا ہے متاثرہ خواتین خاتونِ محتسب کو درخواست دے سکتی ہیں یہ ادارہ جانچ کرنے کے بعد "The Protection Against Harassment of Women at the Workplace Act 2010" کے تحت سزا دیتا ہے۔

مزید برآں حکومت کے ہر ادارہ میں "ہراسمنٹ کمیٹی" قائم کی گئی ہے جو کہ پنجاب بھر کے ان اداروں میں کسی بھی قسم کی ہراسگی کے معاملے کی جانچ پڑتال کر تی ہے اور شکایت کے درست ہونے کی صورت میں سزا دیتی ہے۔

پنجاب ویمنز ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو کہ محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ خواتین 1043 پر کالز کر کے اپنی شکایات درج کرواتی ہیں اور خواتین کو ظلم وزیادتی سے نجات دلانے کے لئے بذریعہ فون کالز راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ حکومتی اداروں پولیس وغیرہ سے رابطہ کروا کر انہیں انصاف دلانے میں اپنا خاص کردار ادا کر رہی ہے۔

خواتین کو ہراسمنٹ و جنسی تشدد سے تحفظ کے قوانین وطریقہ کار کی آگاہی سے متعلق محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیرِانتظام کالجز اور یونیورسٹیز میں آگاہی سیمینارز منعقد کئے جاتے ہیں۔

(د) اس سوال سے متعلق ڈیٹا محکمہ کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ خاتونِ محتسب پنجاب (Ombudsperson, Punjab) اور محکمہ پولیس پنجاب سے ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ بھر میں کمیشن برائے خواتین کے مساوی حقوق کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1033: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) مالی سال 20-2019 کے لئے The Punjab Commission of Women on the Status کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا کمیشن نے معاشرے میں خواتین کے مساوی حقوق کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں گزشتہ پانچ سال کی کارکردگی پیش کی جائے؟

(ج) حکومت نے مختلف شعبہ جات زندگی میں خواتین کے کردار کو مزید فعال بنانے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

(د) حکومت نے Sustainable Development Goal 5 پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر انتظام پنجاب کمیشن برائے خواتین کا مالی سال 2019-20 کے لئے 119.048 ملین روپے بجٹ مختص کیا گیا، تفصیل درج ذیل ہے:

Sr. No	Allocation	Released	Expenditure
1	119.048Million	30.750Million	111.097Million

(ب) پنجاب کمیشن برائے خواتین نے گزشتہ پانچ سال میں خواتین کے مساوی حقوق کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے:

1۔ خواتین کی راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وومن ہیلپ 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی ایشو و معاملے، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کی ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں۔

2۔ پنجاب کمیشن نے لوکل گورنمنٹ کے اشتراک سے پنجاب بھر کے نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کا پہلی مرتبہ ڈیٹا اکٹھا کیا، ان کی ٹریننگ کے لئے ٹریننگ مینوئل مرتب کیا اور پھر نکاح خواں، نکاح رجسٹرار، سیکرٹریز و چیئرمین یونین کونسلز کی 26 اضلاع میں ٹریننگ کروائی، جس سے یو سی عملہ، نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کو نکاح نامہ صحیح طور پر پُر کرنے میں مدد ملی۔

3۔ پنجاب کمیشن نے ہر سال 16 Days Activism Campaign میں مختلف سکولز و کالجز میں عورتوں کے حقوق سے متعلق آگاہی سیمینارز منعقد کئے اور خواتین کو پنجاب حکومت کے خواتین سے متعلق مثبت اقدامات و قانون سازی بارے آگاہی دی۔

4۔ پنجاب کمیشن نے گزشتہ پانچ سالوں میں خواتین کے حقوق سے متعلق آگاہی مہم بذریعہ اخبارات، ٹی وی اور ریڈیو پروگرام چلائی۔

5۔ پنجاب کمیشن نے پنجاب فیئر ریپریزنٹیشن آف وومن ایکٹ 2014 Punjab Fair Representation of Women Act, 2014کے تحت خواتین کی ہر فورم و محکمہ میں 33فیصد نمائندگی کے لئے ایک باقاعدہ پراجیکٹ وومن ان لیڈر شپ کامیابی سے چلایا اور مختلف سرکاری محکمہ جات وومن چیمبر آف کامرس سے مل کر کچھ خواتین کو میرٹ پر مختلف بورڈز وکمیٹیوں میں قانون کے تحت تعیناتیاں کروائیں۔

6۔ پنجاب کمیشن نے تشدد زدہ خواتین اور ان کے ساتھ تین بچوں کو فوری دادرسی و رہائش کے لئے سوشل ویلفیئر محکمہ سے ملکر Transitional Home (عارضی رہائش) پراجیکٹ چلایا جہاں پر خواتین کو دادرسی، رہائش کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر وٹریننگز بھی کروائی گئیں اور ان کے بچوں کی تعلیم وصحت کے لئے بھی اہتمام کیا گیا۔

7۔ پنجاب کمیشن گزشتہ تین سال سے پنجاب جینڈر پیرٹی رپورٹPunjab Gender Parity Report کی کامیابی کے ساتھ اشاعت کررہا ہے۔ پیرٹی رپورٹParity Report میں پنجاب کے تمام سرکاری محکموں اور ان سے منسلک خود مختار دفتروں کا صنفی اعداد وشمار اکٹھا کرکے رپورٹ شائع کی جاتی ہے اور اس رپورٹ کی مدد سے شواہد کی بنیاد پر حکومت کو خواتین کے حوالے سے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔پنجاب کمیشنPGPR،سال2017،2016،اور2018شائع کرچکا ہے۔

8۔ پنجاب کمیشن نے سابقاایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس سرمد سعید وکمیشن لیگل ٹیم کے اشتراک سے لاہور کے انسپکٹرز، سب انسپکٹرز، اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، ہیڈ کانسٹیبل وتفتیشی افسران کیGender Sensitize Trainingsکروائیں۔

9۔ پنجاب کمیشن نے یونائیڈپاپولیشن فنڈبرائے پاکستان کے تعاون سے خواتین کی سماجی اور معاشی فلاح وبہبود سے متعلق اعداد وشمار اکٹھے کرنے کے حوالے سے ایک پراجیکٹ شروع کیا، جس سے پنجاب کمیشن نے بنیادی نکات پر مبنی تجزیاتی رپورٹ شائع کی اور متعدد تحقیقی رپورٹس بھی شائع کیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Women's Economic Incubator, The Influence of Social Context, Education and Employment, Towards an Inclusive China Pakistan Economic Cooridor (CPEC), The Social Eeconomy of Gender, Gender Based Violence in Punjab, Financial Inclusion and Enterpreneurship of Women in Punjab, Employment Facilitation Center, Empowering Young Women in Punjab .The impact of BISP on the Socio-Economic Well Being of Women .The Nexus of Mobility and Eempowerment in Women Vegetable/Fruit Vendors of Lahore, Learning & Development for Female Employees .An Exploratory Study of Best Practices of Corporate Sector Organizations, Economic Empowerment, Access to Produtive Resources and Enterpeneurship Opportunities ;

The case of Women in Punjab, Determinants of Objective Well-Being of Women in Punjab, The Role of Inquality of Opportunity.

Well-Being سروے کی مکمل رپورٹ Punjab Bureau of Statistics جاری کرے گا۔

(ج) حکومت پنجاب کے زیر انتظام مختلف ادارے خواتین کے کردار کو مزید فعال بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں، ان میں سر فہرست وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، محکمہ نے سال 2019 میں وومن پالیسی بنائی اور UN Women کے اشتراک سے ایک Validation سیشن منعقد کروایا۔ اس پالیسی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے، حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام دیگر متعلقہ محکموں کو خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں تاکہ وومن پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اسکی رپورٹ محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کو ارسال کریں۔

خاتون محتسب پنجاب کا ادارہ خواتین کو کام کی جگہ پر جنسی ہراساں کرنے والے ملزمان کو جرم ثابت ہونے پر قانون کے مطابق سخت سزا دیتا ہے تاکہ خواتین باوقار طریقے کیساتھ اپنی ملازمت کی ذمہ داریاں انجام دیں۔

اسی طرح خواتین کی ہیلپ لائن 1043 پنجاب وومن کمیشن کے تحت دن رات کام کر رہی ہے۔ جس پر خواتین اپنی ہر قسم کی شکایات اور معلومات کے حوالے سے مفت کال کر سکتی ہیں، وومن ہیلپ لائن انہیں معلومات فراہم کرنے کیساتھ ان کی مدد بھی کرتی ہے۔ ملتان میں بھی ایک ادارہ Violence Against Women Center خواتین کو ایک چھت کے نیچے انصاف فراہم کر رہا ہے۔

محکمہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کام کرنے والی خواتین کے لئے 16 ورکنگ وومن ہاسٹل پنجاب کے بڑے 12 اضلاع میں پہلے سے بہتر سہولیات کیساتھ چلا رہا ہے، جہاں خواتین کو باوقار طریقے سے محفوظ رہائش کی سہولت حاصل ہے۔ اسی طرح کام کرنے والی ماؤں کے بچوں کے لئے تقریباً 106 ڈے کیئر سنٹرز بھی محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں جس سے کام کرنے والی ماؤں کی زندگی آسان ہو گئی ہے اور وہ خواتین پوری توجہ کے ساتھ مختلف محکموں اور شعبوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے خواتین کی آگاہی مہم کا اہتمام کیا گیا ہے اس کے علاوہ فیس بک اور ٹویٹر پر ڈیجیٹل میگزین کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے جس میں خواتین کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات کے متعلق مکمل معلومات فراہم کی گئی ہیں جس سے پنجاب بھر کی خواتین مستفید ہوئی ہیں جس کے نتیجے میں خواتین کی تمام شعبہ جات میں شمولیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(د) حکومت نے Sustainable Development Goal-5 پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لئے کافی سارے ادارے بنائے ہوئے ہیں، جس میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن، خاتون محتسب پنجاب، پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی، Violence Against Women Center Multan، بے نظیر کرائسز

سنٹر، دارلامان وغیرہ شامل ہیں، پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے خواتین بارے مختلف 15 موجودہ قوانین کو ریویو کیا اور ان میں موجود خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک والے قوانین کی تبدیلی کے لئے اپنی سفارشات مرتب کر کے متعلقہ محکموں کو ارسال کر دی ہیں تاکہ ان امتیازی سلوک والے قوانین میں مثبت برابری کی سطح پر تبدیلی لائی جاسکے۔

(The Punjab Fair Representation Act 2014)

(Acid and Burn Crime Act 2018)

(Rules 1961 & Muslim Family Laws Ordinance 1961)

(The Child Marriage Restraint Act 1929, amended 2015)

(Mental Health Ordinance 2001)

(The Punjab Local Government Act 2013)

(The Punjab Partition of Immoveable Property Act 2012)

Home Based Worker's Bill 2016, Punjab Home Based)
(Workers Policy 2017

(The Punjab Domestic Workers Act 2017-Bill)

(The Punjab Industrial Relations Act 2010)

(The Rape Laws, PPC 1860, Cr.PC 1898)

(The Christian Marriage Act 1872)

(The Cristian Divorce Act 1869)

(The Punjab Commission on the Status of Women Act 2014)

(The Succession Act 1925)

(The Stamp Act 1899)

CEDAW کنونشن کے آرٹیکل II کے تحت خواتین کے لئے ملازمت کے یکساں مواقعوں سے متعلقہ تفصیلات

1232: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا آرٹیکل Convention on the elimination Against Women discrimination (CEDAW) II کے مطابق خواتین کو ملازمت کے یکساں مواقع حاصل ہیں؟

(ب) اگر ہاں تو تعداد بتائی جائے؟

(ج) اگر نہیں تو حکومت اس کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) CEDAW کنونشن کے آرٹیکل- II کے تحت ریاستی اداروں کا کام خواتین کے خلاف ہر طرح کے امتیاز کا خاتمہ کرنا ہے، برابری کی بنیاد پر قانون سازی کرنا، ایسے اقدامات و پروگرامز شروع کرنا جہاں خواتین کو مردوں کے برابر مواقع میسر ہوں اور جہاں قانون و پالیسی میں عورتوں سے متعلق امتیاز ہے اس کو ختم کرنا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اس حوالے سے حکومت وقتاً فوقتاً قانون سازی کرتی ہے اور باقاعدہ عملی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے 2018 میں باقاعدہ وومن ڈویلپمنٹ پالیسی بنائی ہے اور اس پر عملدرآمد کے لئے فریم ورک بھی جاری کیا ہے۔ (ضمیمہ۔ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے خواتین کو ملازمت کے بہتر مواقع فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ خواتین کو ملازمت کے یکساں مواقع فراہم کئے جا سکیں۔

- ملازمت میں خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- ملازمت میں خواتین کے لئے عمر کی حد میں 8 سال کی چھوٹ دی گئی ہے۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- ملازم پیشہ حاملہ خواتین کو میٹرنٹی چھٹیوں کے ساتھ ان کے ملازم خاوند کو بھی 10 روز کی Paternity Leave کی سہولت دی گئی ہے۔ (ضمیمہ۔ہ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- کنٹریکٹ پہ تعینات خواتین کو دوبار ٹرانسفر کی سہولت میسر ہے۔ ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- 07-12-2012 کو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت پنجاب ڈے کیئر (پی ڈی ایف) سوسائٹی کے نام پر ایک سوسائٹی قائم کی۔ محکمہ ترقی برائے خواتین نے خواتین کی سہولت کے لئے پنجاب بھر کے مختلف اداروں میں اب تک 221 ڈے کیئر سنٹرز قائم کئے ہیں۔ ضمیمہ (ق) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز قائم کئے گئے ہیں جن میں کام کرنے والی خواتین کے لئے محفوظ اور معیاری رہائشی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ضمیمہ (گ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- ملازم پیشہ خواتین کو کام کی جگہ سے ہراسمنٹ سے تحفظ کے لئے باقاعدہ خاتون محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا ہے جہاں خواتین بلا جھجک شکایت درج کرواسکتی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب پوری یکسوئی سے زیادہ سے زیادہ خواتین کو جاب سیکٹر میں شامل کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ خواتین ملازمت کوٹا 15 فیصد پر عملدرآمدگی کے حوالے سے وقتاً فوقتاً مراسلے جاری کرتی رہتی ہے۔ تمام تقرریاں میرٹ کی بنیاد پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت عمل میں لائی جاتی ہیں۔

حکومت The Punjab Fair Representation Act 2014 پر عملدرآمد کی بابت بھی کوشاں ہے تاکہ ملازم خواتین کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق اہم عہدوں، بورڈز ممبر و کمیٹیوں میں تعیناتی ممکن ہو سکے۔

صوبہ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات اور ذیلی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1304: محترمہ عائشہ اقبال: کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں قائم Women Development Department کا دائرہ کاراور دائرہ اختیار کیاہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا محکمہ کی جانب سے اب تک کتنے پراجیکٹس کا آغاز کیا گیاہے ان پراجیکٹس کی تفصیلات سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

(ج) متذکرہ ادارے / محکمہ کی جانب سے خواتین کی فلاح وبہبود اور معاشرے میں ان کا تشخص اجاگر کرنے کے لئے کیااقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) متذکرہ ادارے / محکمہ میں کل کتنے افراد فرائض سرانجام دے رہے ہیں نیز ان کے Pay Scales کیاہیں مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ہ) مالی سال 21-2020 کے لئے متذکرہ ادارے کا کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز اخراجات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی جائے؟

(و) صوبہ بھر میں کون کون سے ادارے خواتین کے حوالے سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) حکومت پنجاب نے سال 2012 میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کیا۔اس کے دو ذیلی ادارے ہیں ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ 2006 میں قائم کیا گیا اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن 2014 میں قائم کیا گیاہے۔ محکمہ کا دائرہ کار اور دائرہ اختیار پنجاب رولز آف بزنس 2011 میں تفصیل سے درج ہے، جس کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اب تک مختلف پراجیکٹس کا آغاز کیا گیاہے جن میں ڈے کیئر سنٹرز، ورکنگ وومن ہاسٹلز، جینڈر مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، وومن ان

لیڈرشپ، جاب آسان، آن لائن میگزین کا اجراء وغیرہ سرفہرست ہیں، اس کے ساتھ ساتھ خواتین کا معاشرے میں تشخص اجاگر کرنے کے حوالے سے ایڈووکیسی میٹریل، میڈیا آگاہی مہم، وکالجز، یونیورسٹیز اور محکمہ جات بشمول پولیس ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں سے متعلقہ قوانین اور خواتین کے اداروں کے بارے ٹریننگز بھی کروائی ہیں۔ ایک اہم قدم پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام ہے، جس کے تحت خواتین گھر بیٹھے کسی بھی وقت کال کر کے کسی بھی ایشو سے متعلق معلومات وراہنمائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ شکایت بھی رجسٹر کرواسکتی ہیں جو ہیلپ لائن اپنے دائرہ اختیار کے تحت متعلقہ محکموں سے رابطہ کر کے خواتین کے مسائل حل کروانے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

سال 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جو ترقیاتی منصوبے شامل ہیں، ان کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے خواتین کی فلاح وبہبود کے لئے 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز بنائے گئے ہیں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں 221 ڈے کیئر سنٹرز قائم کئے گئے ہیں اور مستقبل میں مزید بنانے کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ خواتین کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں ان کا تشخص اجاگر کرنے کے لئے محکمہ کی طرف سے مختلف آگاہی مہم پرنٹ میڈیا پر چلائی گئیں ہیں اور ٹریننگ پروگرام وغیرہ کروائیں گئے ہیں۔

(د) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور اس کے ذیلی اداروں ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن میں کام کرنے والے موجودہ افراد کی کل تعداد 222 ہے۔

وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ	38
ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ	164
پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن	20
کل تعداد	222

جن کی تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال 21-2020 کے لئے وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ترقیاتی بجٹ 400ملین روپے اور غیر ترقیاتی بجٹ 289.031ملین روپے ہے۔ اب تک کے ترقیاتی اخراجات تقریباً216.232ملین روپے اور غیر ترقیاتی اخراجات تقریباً135.57ملین روپے ہیں۔ جبکہ حتمی اخراجات مالی سال کے اختتام پر معلوم ہو سکیں گے۔

محکمہ کا بجٹ تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ترقیاتی بجٹ		400ملین روپے
غیر ترقیاتی بجٹ		289.031ملین روپے
	ٹوٹل	689.031ملین روپے

اب تک محکمہ کے اخراجات ضمیمہ (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ترقیاتی بجٹ		216.232ملین روپے
غیر ترقیاتی بجٹ		135.570ملین روپے
	ٹوٹل	351.802ملین روپے

غیر ترقیاتی اخراجات میں تنخواہیں، الاؤنسز اور دیگر اخراجات شامل ہیں۔

(و) صوبہ بھر میں درج ذیل ادارے خواتین کے حوالے سے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب،
ڈائریکٹوریٹ وومن ڈویلپمنٹ،
پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن،
پنجاب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ،
پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی،
بے نظیر کرائسز سنٹر،
خاتون محتسب پنجاب،
پولیس وومن ہیلپ ڈیسک سنٹر

صوبہ بھر میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز کام کر رہے ہیں تفصیلات ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں اور صوبہ بھر میں 221 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ تفصیلات ضمیمہ (ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پنجاب وومن ایمپاورمنٹ پیکج 2012 کے تحت مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1355: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

پنجاب وومن ایمپاورمنٹ پیکج 2012 کے تحت کل کتنی رقم مختص کی گئی پھر مذکورہ پروگرام کے تحت خواتین کے بہبود کے لئے کیا اقدامات کئے گئے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

پنجاب وومن ایمپاورمنٹ پیکج 2012 کی روشنی میں محکمہ ترقی خواتین کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے لئے 1.508 ملین مختص کئے گئے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- 2012 میں The Punjab Protection Against Harassment of Women at the Workplace 2012 کے تحت خاتونِ محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا جس کا مقصد خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کرنے سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔
- پنجاب بھر میں کام کرنے والی خواتین کو سستی اور معیاری سہولیات فراہم کرنے کے لئے مالی سال 2012-13،

2013-14 میں 6 ورکنگ وومن ہاسٹلز کا قیام عمل میں لایا گیا (ہاسٹل کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) اور اس ضمن میں آنے والے اخراجات کی کل مالیت 42.454 ملین روپے تھی۔

- پنجاب بھر میں ملازم پیشہ خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر بچوں کے قیام کی سہولت فراہم کرنے کے لئے مالی سال

2012-13 میں Punjab Day Care Fund Society (PDCF) کا قیام عمل میں لایا گیا اور ابتدائی طور پر 200 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی۔ مزید یہ کہ مالی سال 2019-20 اور 2020-21 میں Day Care Centers کے قیام کے لئے 191.350 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اور آئندہ مالی سال 2021-22 میں مزید 100 ڈے کیئر سنٹرز کے قیام کے لئے 120 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

- محکمہ ہذا کو 2012-13 میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 15.337 ملین فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز خواتین کی بہتری و فلاح کے لئے ورکنگ وومن ہاسٹلز کے لئے تھے۔

ایس ڈی جی ہدف نمبر 5 کے تحت خواتین کو خود مختار بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1360: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

محکمے نے مقامی اور صوبائی سطح پر خواتین کو ایس ڈی جی ہدف نمبر 5 کے تحت خود مختار بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی خواتین نے مقامی اور صوبائی سطح پر خواتین کو ایس ڈی جی ہدف نمبر 5 کے تحت خود مختار بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے۔

- خواتین کو راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی مسئلے اور معاملے سے متعلق، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں اور انہیں قانونی راہنمائی (Legal Advice) بھی مہیا کی جاتی ہے۔

- خواتین کی خود مختاری اور صنفی مساوات کے لئے پنجاب حکومت کی فیصلہ سازی میں راہنمائی کے لئے، شعبہ صحافت، شعبہ تعلیم، سیاسی راہنمائی و معاشی امداد کرنے والی تنظیموں کے لئے سفارشات پر مشتمل Gender Parity Report بھی ہر سال

شائع کی جاتی ہے تاکہ صنفی مساوات کے لئے تمام ادارے اپنے سالانہ منصوبہ جات بنا سکیں اور عورت کی ہر شعبہ زندگی میں شمولیت کو یقینی بنا سکیں۔ Gender Parity Report میں پنجاب کے تمام سرکاری محکموں اور ان سے منسلک خود مختاری دفاتر کا صنفی اعداد و شمار کا ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے اور اس رپورٹ کی مدد سے شواہد کی بنیاد حکومت کو خواتین کے حوالے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ جینڈر پیرٹی رپورٹ 2016، 2017 اور 2018 شائع ہو چکی ہیں، جبکہ 2019 اور 2020 اشاعت کے مراحل میں ہے۔

- پنجاب بھر میں کام کرنے والی خواتین کو سستی اور معیاری سہولیات فراہم کرنے کے لئے 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید یہ پنجاب بھر پرائیوٹ سیکٹر میں خواتین کے لئے بنائے گئے ہاسٹلز کو ریگولیٹ کرنے کے لئے Punjab Women Hostel Authority کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔
- پنجاب بھر میں ورکنگ وومن کو ان کے کام کرنے کی جگہ پر بچوں کے قیام کی سہولت فراہم کرنے کے لئے Punjab Day Care Fund Society (PDCF) کے تحت 221 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور مزید 100 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام آئندہ مالی سال میں عمل میں لایا جائے گا۔
- Enabler کیساتھ ملکر خواتین کو روزگار حاصل کرنے کے لئے درج ذیل آن لائن ٹریننگ منعقد کروائی۔

1. Virtual Trader with Alibaba.com
2. Virtual Assistant with Amazon.com
3. Virtual Store Manager with Daraz.com

- محکمہ نے خواتین کو خودمختار بنانے کے حوالے سے BF-Technologies کے تعاون سے E-Training کا انعقاد کیا ہوا ہے۔ جس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- محکمہ ترقی خواتین پنجاب نے تمام محکمہ جات کی رائے کے ساتھ Women Development Policy 2018مرتب کی جس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1. Women's Political Empowerment Based and Rights Governence
2. Skill Development / Women and Education
3. Women and Health
4. Economic Empowerment & Women Poverty Reduction
5. Gender-Based Violence
6. Women and Climate Change
7. Women and ICT

- محکمہ نےUNWOMENکے تعاون سے Legal Gap Analysis جس میں خواتین سے متعلق قوانین میں موجود سقم کو اجاگر کیا ہے تاکہ اس سقم کو دور کرکے خواتین کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو دور کیا جاسکے۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- محکمہ نے UNWOMENکے اشتراک سے Pro-Women Lawsکے حوالے سےImplemetatation Framework تشکیل دیا ہے جس میں2016 تجاویز شامل ہیں اور گورنمنٹ کے تمام محکمہ جات کو تجاویز ارسال کر دی گئی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- محکمہ ترقی خواتین نےFauji Fertilizer Company-FACEکے تعاون سے خواتین کی خودمختاری کے لئے خصوصاً دیہی خواتین کے لئے 10روزہ بیوٹیشن کورس کا انعقاد تحصیل احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خان میں کیا تاکہ خواتین کی خودمختاری کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ کورس مکمل طور پر مفت فراہم کیا گیا۔

- محکمہ ترقی خواتین نے ملتان میںSouth Punjab Policeکے افسران کی تین روزہPro-Women Lawsپر تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں بہاولپور،

ڈی جی خان اور ملتان ریجن کے افسران نے شرکت کی جس کا مقصد افسران کو -Pro Women Laws پر مکمل تربیت فراہم کرنا تھا۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! مجھے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں نے پہلے اُنہیں allow کیا ہوا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! ان کے بعد ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: ان کے بعد نہیں ، ہم نے یہی کام کرنا ہے یا زیرو آر بھی لینا ہے آپ زیرو آر کے بعد بات کر لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ بات کر رہا تھا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے پنجاب کے بلدیاتی ادارے بحال کئے ہیں اب جو 58000 ہزار پنجاب کے منتخب ممبران ہیں اُن کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے یہ بہت اہم ایشو ہے سپریم کورٹ آف پاکستان جو سب سے بڑی عدالت ہے اُس کا بھی مذاق اُڑایا جا رہا ہے اور پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی جس طرح تضحیک کی جا رہی ہے اُسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہم لوگ اس قانون ساز اسمبلی کے ممبر ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کے اوپر آواز اُٹھائیں اس طرح اور بھی معاملات آگے آئیں گے پھر next بھی ایسے ہی ہو گا تو میرے خیال میں اِنہیں بلدیاتی اداروں کو بحال کر دینا چاہئے ورنہ ہمیں احتجاج کی طرف جانا پڑے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! آپ کے پاس اس کی کوئی معلومات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے حوالے سے گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ اس وقت subjudice ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے بلدیاتی اداروں کو بحال کر دیا گیا اور ظاہری بات ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ let’s binding گورنمنٹ نے اُس پر عمل درآمد کرنا ہے میرے خیال میں اس میں گورنمنٹ کا مزید کام نہیں ہے چونکہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اداروں کو بحال کیا ہے so they stand restored نمبر 1 اور نمبر 2 یہ ہے کہ اس سلسلے میں

ہماری دو petitions عدالت کے سامنے pending ہیں ایک petition صرف review petition ہے جو سپریم کورٹ میں گورنمنٹ آف پنجاب نے file کی ہے کیوں جو سپریم کورٹ آف پاکستان کی detailed judgment آئی ہے اُس میں تھوڑی سی clarifications چاہیئں تھیں جن کے لئے ہم نے سپریم کورٹ سے request کی ہے کہ اُن کو clarify کیا جائے۔ دوسری ایک contempt petition عدالت میں pending ہے جو بلدیاتی اداروں کے سابق سربراہان تھے اُن کی طرف سے دائر کی گئی ہے اُس میں گورنمنٹ آف پنجاب کو پارٹی بنایا گیا ہے وہاں پر بھی ہم نے جواب داخل کروایا ہے۔ میں صرف یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ confusion یہ ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے صرف section 3 of 2019 کو جو کہ ہمارا لوکل گورنمنٹ کا ایکٹ تھا اُس کو strike off کیا ہے اُس میں صرف section 3 کو باقی سارا قانون لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کا موجود ہے یہ جو ادارے قائم ہوئے تھے جن اداروں کو بحال کیا گیا ہے یہ 2013 کا قانون تھا جس کے تحت یہ ادارے معرض وجود میں آئے تھے اب ہماری گورنمنٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ گورنمنٹ اس مخمصے میں ہے کہ جب 2019 کا قانون intact ہے اور صرف اُس کے section 3 کو strike off کیا گیا ہے تو جو بلدیاتی ادارے بحال ہوئے ہیں اُن کے تو ادارے ہی ختم ہو چکے ہیں اس کے لئے میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ 2013 کے قانون کے تحت جو ہمارے ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین یا بلدیاتی سربراہان منتخب ہو کر آئے تھے جو یونین کونسلز کے سربراہان منتخب ہو کر آئے تھے وہ دونوں 2019 کے قانون کے تحت exist نہیں کرتے ہیں تو اب اُن کو بحال کرنے کے لئے ہمیں دوبارہ سے اُن اداروں کو بحال کرنا پڑے گا۔ اسی بات کی ہم نے clarification مانگی ہے اور سپریم کورٹ آف پاکستان سے بھی request کی ہے اور contempt petition میں بھی ہم نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ اس معاملے میں تھوڑی سی گورنمنٹ آف پنجاب کی راہنمائی فرمائی جائے کہ ہم اس سلسلے میں کیا کریں اور جو ہماری عدالت میں review petition ہے اُس کی early hearing کے لئے بھی درخواست دے دی ہے انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی وہ review petition hearing کے لئے fix ہوتی ہے یہ معاملہ clarify ہو جائے گا۔ شکریہ۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی کرلیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! Thank you very much لاء منسٹر صاحب نے بڑا detail جواب دیا ہے The matter is subjudice before the honourable Supreme Court of Pakistan جو petition review اور detailed judgment کو پنجاب گورنمنٹ سپریم کورٹ کے آگے لے کر گئی ہے اُس petition کے معاملات ابھی نہیں لگے تو for the sake of understanding جو بلدیاتی اداروں کا contempt notice ہے وہ 16 جولائی 2021 کے لئے لگا ہوا ہے اب اس میں سے جو بات اس ہاؤس میں کرنے والی ہے۔ اب یہ دو چیزوں کو خود ہی contradict کر رہے ہیں یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے اندر section 3 کی بات کر رہے ہیں جس کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے ہٹا دیا ہے اور یہ خود اُس کو کہہ رہے ہیں کہ یہ contradict کرتا ہے اور یہ ادارے stand نہیں کرتے اور خود ہی لاء منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ سپریم کورٹ نے اس کو بحال کر دیا ہے اور eligible ہیں to sit in their respected offices لیکن بات وہاں کی وہاں ہی کھڑی ہے آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے 55 سے 60 ہزار کے قریب جو نمائندے اپنے گھر بیٹھے ہوئے ہیں جو ان کی بھی مدد کر سکتے ہیں اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا point آ گیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب اس کا جواب دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ subjudice ہے اور معزز ممبر خود فرما رہے ہیں کہ 16۔ جولائی کے لئے یہ کیس fix ہوا ہوا ہے اور یہ ہی معاملات وہاں پر طے ہونے ہیں یہاں پر یہ معاملہ طے نہیں ہونا کیونکہ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ ہے عدالت ہی اس فیصلے کی تشریح کرنے کی مجاز ہے اور اُس تشریح کو ہم نے مانگا ہوا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، 16۔ جولائی کی تاریخ دُور نہیں ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کرلیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہ matter کے subjudice ہونے کا سوال ہی نہیں ہے سپریم کورٹ نے پہلے ایک short order پاس کیا ہے اب سپریم کورٹ نے detailed judgment دے دی ہے جب سپریم کورٹ detailed judgment دے دیتی ہے تو آپ نے پہلے اُس کو implement کرنا ہے آپ review میں ضرور گئے ہیں لیکن آپ کو جب تک اُس review میں interim relief نہیں ملتا جب تک سپریم کورٹ یہ نہیں کہتی کہ ہم نے پچھلا والا فیصلہ وقتی طور پر suspend کر دیا ہے تب تک آپ implementation نہیں روک سکتے یہ اسی طرح ہے کہ جیسے کسی شخص کو عدالت بری کر دیتی ہے تو آپ نے اُس کو رہا کرنا ہے آپ اُس کے خلاف appeal میں ضرور جاتے ہیں لیکن جب تک اُس review کا فیصلہ نہ ہو آپ اُس بندے کو پابند سلاسل نہیں رکھ سکتے تو جو آرڈر آ چکا ہے اُس پر آپ نے عمل کرنا ہے۔ میں صرف یہ add کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم اس جمہوریت کے گھر میں بیٹھے ہیں ہم اس جمہوری نظام کے beneficiary ہیں ہم اس جمہوریت کی وجہ سے اس ایوان میں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور جو basic جمہوریت ہے جو بنیادی جمہوریت ہے جو لوکل گورنمنٹ ہے جس میں 50 سے 60 ہزار نمائندے لوگوں کے ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں ہم اُن کو قلم کی جنبش سے گھر بھیج دیتے ہیں اور جب وہ عدالتوں سے ریلیف لے کر آتے ہیں تو پھر بھی اُن کو انصاف فراہم نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر! آپ نے سیاست کا آغاز لوکل گورنمنٹ سے کیا آپ لوکل گورنمنٹ کے وزیر بھی رہے ہیں آپ ان باتوں کو بہت اچھی طرح سے سمجھتے ہیں یہ کوئی فائدہ نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی بات نہیں، راجہ صاحب بھی لوکل گورنمنٹ کے وزیر رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے 16 جولائی کی تاریخ کوئی دور نہیں ہے تین چار دن ہیں ذرا صبر کر لیں۔ کیوں راجہ صاحب!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں آخری بات کر لوں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! 16- جولائی کو contempt of court کے حوالے سے تاریخ ہے اور ہم نے review کے حوالے سے early hearing کی request کی ہوئی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے معزز اراکین کا بہت احترام ہے۔ جب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیا یہ امر درست نہیں ہے کہ 2019 کے ایکٹ کے

سیکشن 3 کیstrike down کی گئی ہے جبکہ باقی سارا قانون موجود ہے۔ ہم 2013 کے ادارے ختم کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ضلع کونسل exist ہی نہیں کرتی تو ضلع گجرات کے چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کو ہم کہاں پر بٹھائیں اور جب یونین کونسل exist ہی نہیں کرتی تو یونین کونسل کے چیئرمین کو ہم کہاں پر بٹھائیں؟ اسی بات کی ہم نے عدالت سے تشریح مانگی ہوئی ہے اور انہیں اس بات کا علم ہے کہ 2019 کے ایکٹ کو عدالت نے strike down نہیں کیا بلکہ وہ بالکل intact ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں عدلیہ کے فیصلے کا احترام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بحالی کا توissue ہی نہیں ہے اس لئے نہیں ہے کہ عدالت نے اُن کو بحال کر دیا اور وہ بحال ہو گئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ان کو functional کس طرح کیا جائے لہٰذا ان کو functional کرنے کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں اور عدالت سے بھی guidance لے رہے ہیں۔ شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب 16۔جولائی میں کون سی دیر ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ سے زیادہ بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے درست فرمایا ہے کہ جھگڑا صرف سیکشن 3 کا ہی ہے اور جھگڑا اِس اختیار کا ہے کہ جب آپ بحیثیت صوبائی اسمبلی پنجاب ایک قانون پاس کرتے ہیں اور سپریم کورٹ اس قانون کے متعلق ایک تشریح کرتی ہے کہ آپ کے پاس بحیثیت مقننہ یہ اختیار نہیں تھا کہ آپ سیکشن 3 کو incorporate کرتے کیونکہ یہ آئین سے متصادم ہے۔ جب یہ بات طے ہو گئی کہ سیکشن 3 کا اختیار اسمبلی کے پاس نہیں ہے تو حکومت کی حیثیت جزوی ہو گئی اور جب حکومت کی حیثیت جزوی ہو گئی تو سیکشن 3 کے ultra vires declare ہونے کے بعد یہ بات اس آرڈر میں مسلمہ ہے کہ وہ پوزیشن جو 2019 تک ان elected representatives کی ہے وہ بحال ہو گئی۔ اب اس کی تشریح طلب بات کون سی ہے جو کہ لاء منسٹر صاحب نہیں سمجھ پا رہے اور عدالت نے اپنی proceeding کے دوران یہ کہا کہ یہ اراکین جا کر اپنے اجلاس منعقد کریں۔ اب اس میں دو سوال اٹھتے ہیں پہلا سوال یہ کہ اگر وہ اراکین عدالت کے حکم کے بعد اپنا

اجلاس منعقد کرنے جائیں تو حکومت پنجاب ان کو وہ premises جو کہ گورنمنٹ کی state کے طور پر تین tiers کے طور پر عدالت نے تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کا وجود کیا ہے؟ ریاست کا وجود وفاق اور اس کے نیچے کام کرنے والے ادارے ہیں، صوبہ اور اس کے نیچے کام کرنے والے ادارے اور آرٹیکل 140 کے تابع آئین پاکستان کے 3rd tier local governments اور اس کے ساتھ کام کرنے والے ادارے ہیں تو آپ نے dysfunctional کر دیا ایک ایسے قانون کے تابع جس کو کورٹ نے ultra vires declare کر دیا تو interveining orders unless court declared something about it جو matter subjudice ہے وہ آپ کی درخواست پر ہے تو وہ فیصلہ جو کہ آچکا ہے اور جو فیصلہ آچکا ہے اس فیصلے کو کسی جگہ پر معطل نہیں کیا گیا۔ اگر معطل ہوتا تو آپ کا مؤقف درست اور جائز تھا جب معطل نہیں کیا گیا تو meanwhile آپ نے بطور گورنمنٹ Act کرنا ہے اور آپ کا Act کیا تقاضا کرتا ہے کہ سیکشن 3 کے ultra vires declare ہونے کے بعد وہ elected representatives جن کا mandate یہ تھا کہ 2019 کی فلاں تاریخ سے لے کر فلاں تاریخ تک اتنے سال کے لئے منتخب ہیں اور کورٹ نے یہی exactly کہا ہے کہ یہ اتنے سال کے لئے منتخب ہیں تو جب وہ اتنے سال کے لئے منتخب ہیں تو بنیادی طور پر پھر حکومت کر کیا رہی ہے کہ elected representatives کا mandate deny کر رہی ہے اس سے بڑا جرم جمہوریت میں میرے سمجھنے میں اور کوئی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! ٹھیک ہے آپ کا point of view آ گیا ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ اب ہوا یہ ہے کہ آپ کی بات صحیح ہے لیکن سپریم کورٹ نے اس پر کچھ نہیں کہا جبکہ وہ کونسل ہی ختم ہو گئی ہے تو اس کی clarification کے لئے 16 تاریخ گورنمنٹ نے دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جو قانون اس حکومت نے پاس کیا ہے۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! اب لاء منسٹر صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں اور آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز اراکین معاملے کو بلاوجہ confuse کر رہے ہیں اگر یہ معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو اِس وقت یہ issue create ہی نہ ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ اِس وقت جب یہ معاملہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں زیر غور ہے اس معاملے پر یہاں پر بحث کرنی اور کوئی راستہ نکال کر گورنمنٹ کو بتانا کہ یہ راستہ آپ اختیار کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 16 تاریخ کو ہماری جو petition لگی ہوئی ہے وہ اِن کی طرف سے دائر کی گئی ہے اور وہ contempt petition ہے۔ اگر حکومت غلط کر رہی ہے اور 16 تاریخ کو وہاں عدالت میں اپنا مؤقف پیش نہ کر سکی تو فیصلہ ہمارے خلاف آجائے گا۔ دوسرا جو clarification ہماری سپریم کورٹ میں گئی ہوئی ہے اس میں بھی حکومت نے review petition early hearing کی request کی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو بالآخر کورٹ میں ہی طے ہونا ہے اور اس ایوان میں یہ معاملہ طے نہیں ہونا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میں نے بھی یہی بات کہی ہے کہ 4 دن صبر کر لیں کوئی بات نہیں۔ اگلا پوائنٹ آف آرڈر جناب محمد طاہر کا ہے۔ ملک صاحب! آپ کی بات بھی میں سمجھ گیا ہوں راجہ صاحب کا بھی یہ خیال ہے کہ 4 دن کے بعد clear ہو جائے گا کہ اگر حکومت کا stand غلط ہے تو پھر contempt of court بھی لگ سکتی ہے۔ جی، جناب محمد طاہر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ کی طرف اپنی حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں انہوں نے لاہور میں بیٹھ کر جو مویشی منڈیوں کے ٹھیکے کئے ہیں تو انہوں نے لاہور کے طرز عمل پر کئے ہیں۔ یہاں مختلف علاقوں کے مختلف حالات ہیں، یہاں بیوپاری لوگ ایک مہینے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اور ان سے 500 سو روپے فی جانور فیس لی جاتی ہے لیکن ہمارے مختلف علاقوں لیہ، کوٹ ادو، بھکر اور میانوالی میں ایک دن منڈی لگتی ہے جب غریب زمیندار پورا سال جانور پالتے ہیں اور جب بیوپاری ان جانوروں کا ریٹ کم لگاتے ہیں تو کم ریٹ کی وجہ سے وہ غریب زمیندار جب اپنے جانور واپس گھر لے جانا چاہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ 500 روپے

فی جانور دیں تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے شہر میں اسی وجہ سے کل منگل والے دن جو منڈی لگتی ہے اس میں دو تین جگہ پر لڑائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا point of view آ گیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! میرے خیال میں ان منڈیوں کا لوکل کنٹرول ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے معزز ممبر سے detail لے کر check بھی کروا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے تمام detail لے لیں اور اس کو چیک کروائیں اور ڈی سی صاحب سے کہیں کہ یہ جو فیس لے رہے ہیں یہ غلط کام ہو رہا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم عباس!

عیدالاضحیٰ سے پہلے دس روز بیوپاریوں کو جانوروں پر ٹیکس کی چھوٹ دینے کا مطالبہ

ملک ندیم عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ چیف منسٹر تھے اس وقت آپ نے کسانوں کو اور جو بیوپاری جانور لے کر آتے تھے ان کو آپ نے ایک بہت بڑا relief دیا تھا کہ عیدالاضحیٰ سے پہلے 10 دن آپ ٹوٹل ٹیکس فری کر دیتے تھے۔ اگر میں لاہور کی بات کروں تو اب جو ٹھیکیدار حضرات بیٹھے ہیں تو وہ 500 روپے کی بجائے 2 ہزار روپے فی جانور لے رہے ہیں۔ بکرے کی فیس ایک سو روپے ہے جبکہ وہ 500 روپے لے رہے ہیں۔ اس طرح پر الی اور پانی کے ٹیکس کی مد میں بیوپاریوں کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ اگر آپ پچھلے دور کو مد نظر رکھتے ہوئے 10 دن ٹیکس فری کر دیں کیونکہ بہت سارے نئے بیوپاری آتے ہیں ان کو ریٹ کا علم نہیں ہوتا ان کے ساتھ ظلم کر کے زیادہ ریٹ وصول کئے جاتے ہیں۔ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس پر توجہ دیں تو بیوپاری کے لئے بہت فائدہ مند ہو گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ دیکھ لیں کہ قربانی کے حوالے سے اگر اس میں کوئی رعایت ہو سکتی ہے تو وہ ضرور ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں دو ایشوز ہیں پہلا ایشو جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ overcharging ہے اور اس کے متعلق ہر منڈی کے باہر باقاعدہ بورڈ لگا ہوا ہے اور اس پر ریٹ لکھے ہوئے ہیں میں قطعی طور پر یہ نہیں کہتا کہ معزز رکن کا فرمانا غلط ہے، وہ درست فرما رہے ہوں گے لیکن میں آپ کے توسط سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو سرکاری طور پر ریٹ fix کئے گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی implementation کروائی جائے گی۔ اس سے پہلے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا اس سلسلے میں عرض ہے کہ مویشی منڈی میں جو جانور لائے جاتے ہیں اگر ان کی فروخت نہیں ہوتی تو جب واپس جاتے ہیں تو پھر ان پر فیس charge کی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فرمانا بالکل درست ہے کیونکہ ایک دفعہ entry fee لی جاتی ہے اور جب entry fee لے لی جائے اور جانور نہ بکے تو واپس جاتے ہوئے اس سے دوبارہ فیس وصول نہیں کرنی چاہئے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ ان دونوں پر implementation کرائیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اس میں ذرا خود interest لیں قربانی تو تین دن ہے اگر آپ یہ بات کر بھی دیں گے تو implementation تک ان کا کام ہو جائے گا اور انہیں کچھ بھی نہیں ملنا۔ لہٰذا آپ اس میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں کہ یہ ثواب کا کام ہے اور آپ ثواب لیں اور یہ قصہ ہی ختم کریں ورنہ جانوروں کی واپس جاتی دفعہ یہ فیس لے لیں گے اور آپ کی بات پر implement نہیں ہونا۔ میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب کو ویسے ہی اعلان کرنا چاہئے چونکہ یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ محترمہ ساجدہ بیگم کا زیرو آر مورخہ 4۔ جون 2021 کو پیش ہوا تھا وزیر لیبر نے اس کا جواب دینا تھا۔ کیا لیبر منسٹر ہیں؟ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ راجہ صاحب! لیبر منسٹر سے متعلقہ بزنس بہت دفعہ pending ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: لیبر منسٹر تو آتے ہی نہیں۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: یہ زیرو آر نوٹس ابھی pending کیا جاتا ہے بعد میں اسے take up کریں گے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں گا۔ پلیز بیٹھیں، میں نے صفدر شاکر صاحب کو floor دے دیا ہے۔ جی، صفدر شاکر صاحب!

جناب محمد صفدر شاکر: شکریہ، جناب قابل احترام سپیکر صاحب! ۔۔۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ کیا ہو گا۔ جی صفدر شاکر صاحب!

ماموں کانجن سٹی میں سیم نالہ پر پل کی مرمت کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، قابل احترام جناب سپیکر صاحب! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حلقہ پی پی 104 ضلع فیصل آباد کے شہر ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن کے درمیان سے ایک سیم نالہ گزرتا ہے جس کے اوپر محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے آمد و رفت کے لئے ایک پل تعمیر کیا تھا۔ یہ پل نہ صرف اپنی مدت پوری کر چکا ہے بلکہ پل کے دونوں طرف حفاظتی دیواریں بھی گر چکی ہیں جس کی وجہ سے اللہ نہ کرے کوئی جان لیوا حادثہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: صفدر شاکر صاحب! اس میں آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ نے اس سلسلے میں مزید کوئی بات کرنی ہے تو کر لیں پھر ہم منسٹر صاحب کو کہہ دیں گے کہ اسے look after کریں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میری تو یہی request ہے کہ یہ پل بہت پرانا ہو چکا ہے اور شہر کا ایک ہی پل ہے جس سے ساری آمدورفت ہوتی ہے۔وہاں پر گندم سٹور کرنے کے لئے گودام بھی ہیں ان کی ساری گندم یہیں سے گزرتی ہے، گنے کے سیزن میں سارا گنا بھی اس پل سے گزر کر جاتا ہے لیکن یہ پل انتہائی ناگفتہ بہ ہو چکا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس پل کو فوری تعمیر کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز رکن ٹھیک فرما رہے ہیں کہ پل کافی خستہ حالت میں ہے لیکن یہ پل ہمارا نہیں بلکہ محکمہ آبپاشی کا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ particularly ماموں کانجن کا دیکھ لیں اگر اس کی حالت خراب ہے تو اسے repair کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اسی پل کی بات کر رہا ہوں کہ یہ پل محکمہ آبپاشی کا ہے لیکن ہم take up کر رہے ہیں اور میں نے اس کی estimation کا کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کرنا کس نے ہے؟ کیا اسے محکمہ آبپاشی نے ٹھیک کرنا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! سڑک ہماری ہے لیکن پل محکمہ آبپاشی کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان سے بات کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، میں محکمہ آبپاشی سے بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: صفدر شاکر صاحب! کیا یہ ٹھیک ہے کہ منسٹر صاحب محکمہ آبپاشی والوں سے بات کر لیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جی ٹھیک ہے۔

جناب محمد معظم شیر: پوائنٹ آف آرڈر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ، جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم معاملے پر اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی ریگولیشن ونگ

کا ایک نوٹیفکیشن ہے جس کی base پر ایک special zone create کیا گیا ہے اس special zone میں بہاولپور ڈویژن، ڈیرہ غازی خان ڈویژن، ملتان ڈویژن، ضلع بھکر اور ضلع میانوالی شامل ہیں ۔اس پالیسی کا مقصد یہ تھا کہ جتنے بھی underdeveloped, deprived backward علاقے ہیں ان کے لوگوں کو سول سروس میں 20 فی صد کوٹا دیا گیا، پچھلے ہفتے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اعلان کیا ہے کہ اسی notification کی base پر اس کوٹا کو increase کر کے 32 اور 35 فیصد پر لے کر جائیں گے۔اس کے پیچھے بالکل ٹھیک idea ہے لیکن ضلع خوشاب ان تمام ایریاز کے برابر ہے جس reason کی وجہ سے یہ special zone بنایا گیا ہے وہ underdevelop ہونا، deprived ہونا اور backward ہونا ہے ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور تھل اور تحصیل خوشاب same تھل کا علاقہ ہے، صحرا ہے، backward ہے اور deprived ہے لیکن اسے اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ ان دونوں تحصیلوں کو بھی اس special zone میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ان کا جواب کس نے دینا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ابھی زیرو آر تھا؟

جناب سپیکر: معزز ممبران پوائنٹ آف آرڈرز پر ہیں یہ تو آپ نے ہی manage کرنا ہے میں نے تو زیرو آر ہی کھول کر رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا آپ اپنے بندوں کو تو کنٹرول کریں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! مجھے میرے point پر جواب تو لینے دیں۔

جناب سپیکر: متعلقہ منسٹر ہی نہیں ہیں؟ کس منسٹر نے جواب دینا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: راجہ صاحب جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: اب ہر چیز کا جواب تو راجہ صاحب کے پاس نہیں ہے۔ آپ اس مسئلے پر تحریک التوائے کار move کریں۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔میں نے پوائنٹ آف آرڈر لے لیا ہے۔اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا چونکہ میں ابھی زیرو آور لے رہا ہوں مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں بعد میں بات کرنا۔آپ تشریف رکھیں، ابھی بالکل نہیں سننی چونکہ میں نے ان کو مائیک دے دیا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد میں بتاؤں گا آپ نے نہیں بتانا، ان کے بعد سمیع اللہ صاحب نے بات کرنی ہے۔آپ کسی طریقے سے چلیں، کسی discipline میں رہیں۔جی، صہیب ملک صاحب!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ، میرا زیرو آر نوٹس نمبر 544 ہے، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ / بھلوال میں پارکنگ سٹینڈ کے نام پر 10، 20، اور 50 روپے لئے جا رہے ہیں اور یہ عرصہ دراز سے کام چل رہا ہے لیکن آج تک اس ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ نہیں بن سکا لیکن ان کا ٹھیکہ ہر دفعہ ہوتا ہے سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب پارکنگ سٹینڈ ہی نہیں پھر ٹھیکہ کیسے اور کون دے رہا ہے۔ہر روز اس پارکنگ سٹینڈ پر کبھی مریض کو لے کر آنے والی فیملی کے ساتھ بدتمیزی تو کبھی کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا تو کبھی کسی سے زائد پیسوں کی وصولی کی جا رہی ہے جس سے مریضوں اور ان کے لواحقین میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ اس پر short statement دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! A very short statement اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنی بولی میں بات کر لوں۔

جناب سپیکر! گل ایہہ اے کہ ساڈے حلقے NA-88 تحصیل بھیرہ تے تحصیل بھلوال دے ہسپتالاں وچ پارکنگ سٹینڈ دے ناں تے پیسے لیندے نیں اس نال اتھائیں بڑا مسئلہ بنیا ہویا اے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ ہوئے یا بھلوال روز اتھے جہڑے جہڑے مریض دور دراز علاقے توں آندے نیں اوہ اس گل دی شکایت کریندے نیں۔ ہفتہ تے اتوار آلے دیہاڑے اساں اپنے ڈیرے تے ہوندے آں اوہ لوگ آ کے شکایت کردے نیں کہ اساں بڑے ذلیل و خوار ہوندے پئے آں، ساڈے نال بڑیاں زیادتیاں ہوندیاں پئیاں، دہ روپے تے منن تے دہ لئے لیندے نیں، ویہہ تے منن تے ویہہ لئے لیندے نیں، پنجاہ تے منن تے پنجاہ اور سو تے منن تے سو لیندے نیں۔

جناب سپیکر! تساڈی وساطت نال میری request اے کہ جہڑے مریض اگے مرے ہوئے آندے نیں، ایکسیڈنٹ آلے، بیماریاں آلے اونہاں دا اج تک کوئی حل نہیں نکلیا۔ خدارا ایہہ جہڑا اجگا ٹیکس لیندے پئے نہیں، تساں نوں پتا اے کہ ایہہ جگے ٹیکس تے ملے ہوئے نیں، ایہہ جہڑا اجگا ٹیکس لیندے پئے نئے اس تے کوئی کمیٹی بنائی جاوے یا ایہنوں refer کیتا جاوے اور بھیرہ توں بھلوال تے میانی تک بساں دے کرایہ جات وی triple وصول کیتے جاندے نیں، میری آپ نال خصوصی request اے کہ تھوڑی جہی attention pay کر کے تے جناب میری آپ نال خصوصی request اے کہ تھوڑی جئی attention pay کر کے ایہدے تے ruling دِتّی جاوے۔ تے جہڑے ساڈے حلقے دے غریب ہن اوہناں دا کوئی قصور نئیں اے۔ اوہناں نے ووٹ دے کے سانوں اللہ پاک دی مہربانی نال جتوایا اے۔ ساڈے لوکاں نوں اہناں مصیبتاں توں کڈو تے ساڈی اہناں توں چُھنڈ چھڈواؤ۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ زیرو آور محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلقہ ہے۔ کیا وزیر صحت آئی ہیں؟ وہ موجود نہیں ہیں۔ چودھری ظہیر الدین! آپ منسٹر صاحبہ کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ صہیب احمد ملک درست بات کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے یہ ٹھیکے لئے ہوئے ہیں وہ اس بات کو مد نظر نہیں رکھتے کہ کوئی ایمرجنسی میں مریض کو لے کر آیا ہے اور وہ بالکل خُدا کا خوف بھی نہیں کرتے۔ وہ

اپنی مرضی سے پارکنگ فیس وصول کر رہے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کا کوئی proper نظام رائج ہونا چاہئے کیونکہ یہ طریق کار غلط ہے۔ تمام ہسپتالوں میں یہ خرابی موجود ہے۔ اس کا کوئی باقاعدہ نظام بنایا جائے۔ آپ ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو میرا یہ پیغام پہنچا دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں آپ کا پیغام ہیلتھ منسٹر صاحبہ تک پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا زیرو آر نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ یہ pending چلا آ رہا ہے۔ کیا متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں؟ میرا خیال ہے کہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ 28۔ مئی سے راولپنڈی رنگ روڈ کے حوالے سے ایک scandal کی بازگشت پورے ملک میں سُنائی دے رہی ہے۔ میرا زیرو آر اسی حوالے سے ہے جبکہ متعلقہ وزیر موصوف جواب دینے کے لئے ایوان میں تشریف نہیں لا رہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح آپ نے پچھلے زیرو آر کے حوالے سے چودھری ظہیر الدین سے کہا ہے کہ وہ آپ کا پیغام ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو پہنچائیں تو میرے زیرو آر کے بارے میں بھی کوئی پیغام وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تک پہنچا دیں۔ اگلا زیرو آر جمعۃ المبارک کو ہو گا۔ متعلقہ وزیر صاحب اس دن ایوان میں موجود ہوں تاکہ میں راولپنڈی رنگ روڈ کے حوالے سے اپنے خدشات ان کے گوش گزار کر سکوں اور وہ اس کا جواب دے سکیں۔ میری گزارش ہے کہ میرے زیرو آر کو اگلے جمعہ سے زیادہ pending نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! یہ پیغام بھی آپ متعلقہ منسٹر تک پہنچا دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جی، بہتر ہے۔ تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وزیر C&W سردار آصف نکئی صاحب نے ایک assurance during the proceeding of the House دی تھی۔ لاہور قصور روڈ سے نہ کوئی ایمبولینس اور نہ ہی دوسری ٹریفک گزر سکتی ہے۔ اس سڑک پر پانچ پانچ فٹ کے ditch ہیں، اس

سڑک کے ارد گرد بہت زیادہ فیکٹریاں ہیں، وہاں سے لیبر گزر نہیں سکتی اور اس کی وجہ سے عوام شدید اذیت کا شکار ہیں۔ گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے۔ یہ non-travelable road ہے۔ الہ آباد اور کھڈیاں کے نزدیک اس سڑک کے کچھ حصوں یعنی پانچ پانچ، دس دس اور پنتیس پنتیس فٹ پر بجری بچھائی گئی ہے But the total road is absolutely non-travelable. اس سڑک پر سفر کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! وزیر C&W نے آپ کی موجودگی میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس بجٹ میں اس سڑک کے لئے پیسے مختص کئے جائیں گے۔ ایوان میں جو یقین دہانی کرائی جائے وہ misleading نہیں ہونی چاہئے۔ معزز وزیر صاحب بتائیں کہ کیا اس سڑک کے لئے موجودہ بجٹ میں کوئی پیسے مختص کئے گئے ہیں اگر اس سڑک کے لئے پیسے مختص نہیں کئے گئے تو پھر ہاؤس کے اندر miscommitment کیوں کی گئی تھی؟

جناب سپیکر: سردار آصف نکئی! اس کو دیکھ لیں۔ یہ ویسے بھی آپ کے ضلع کی سڑک ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ملک محمد احمد خان صاحب سے عرض کروں گا کہ میں نے ایوان میں کوئی commitment نہیں کی تھی بلکہ میں نے کہا تھا کہ کوشش کروں گا۔ جناب والا! commitment اور کوشش میں فرق ہوتا ہے۔ آپ بے شک ریکارڈنگ نکلوا کر سُن لیں۔ یہ سڑک آپ کے دور میں بنائی گئی تھی اس کے بعد دس سال تک پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے یعنی ملک صاحب کی اپنی حکومت رہی ہے تو انہوں نے اس سڑک پر اپنے دور حکومت میں ایک روپیہ خرچ نہیں کیا۔ ان سے پوچھیں کہ دس سال تک یہ حکومت میں تھے تو انہوں نے اس سڑک کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، وہ وقت تو گزر گیا۔ یہ سڑک آپ کے اپنے ضلع کی ہے، آپ خود ہی وزیر C&W ہیں اور اس کے باوجود یہ سڑک نہ بن سکے تو پھر یہ بات مناسب نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ یہ سڑک ضرور بنے گی اور اسی سال بنے گی۔

جناب سپیکر: سردار آصف نکئی صاحب! آپ یہ سڑک بنوا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! انشاءاللہ یہ سڑک بنے گی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ commitment دے رہے ہیں یا کوشش کرنے کا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میرا خیال ہے کہ سردار آصف نکئی اب یہ سڑک بنوا دیں گے۔ ان سے commitment بھی کروالیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم "The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021" کو take up کرتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی amendment ہے۔ ہماری صحافی برادری اس حوالے سے بڑی upset رہی ہے۔ ہم اس Amendment Bill کے ذریعے ایک چھوٹے سے نکتہ کو exclude کر رہے ہیں۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried unanimously and the leave was granted.)

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may introduce the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 has been introduced. Mr Sajid Ahmed Khan may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker!I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried unanimously.)

(The Bill is passed unanimously.)

(Applause!)

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 26۔جولائی 2021 بوقت دوپہر 2-00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔